بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُصنّفہ

جامع شریعت وطریقت

سیدنا حضرت مولانا غلام ربانی مدظلہ العالی

ترجمہ

سید محمد جمیل جیلانی بی اے ۔ بی ٹی

و

سید محمد وکیل جیلانی بی اے (آنرز)

یکے از مطبوعات پیغام کچہری بازار فیصل آباد

طبع اوّل

رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ

جولائی ۱۹۸۱ء

تعداد .... ایک ہزار

ھدیہ .... آٹھ روپے

مطبع ..... ڈیلی بزنس پریس فیصل آباد۔

ناشر .... سید محمد وکیل جیلانی

زیراھتمام

ادارہ روزنامہ "پیغام" فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

"تمنّائے حج" سیدنا حضرت مولانا غلام ربانی مدظلہٗ العالی کے اُن مقدس فارسی اشعار کا مجموعہ ہے جو آپ نے ۱۹۶۹ء میں فریضۂ حج کی ادائیگی سے واپسی پر ۱۹ر اپریل ۱۹۶۹ء کو چوہدری عبدالعزیز کی رہائش گاہ آسٹریلیا بلڈنگ نزد ریلوے سٹیشن لاہور میں رقم فرمائے۔

یہ چوہدری عبدالعزیز حضرت کے خلفاء میں سے ہیں اور جنابِ فاطمہ ان کی اہلیہ محترمہ ہیں۔ جب حضرت فریضۂ حج کی ادائیگی کے لئے تشریف لے جا رہے تھے تو یہ دونو کراچی تک آپ کے ہم سفر تھے۔ حضرت نے تمنائے حج کے پہلے شعر میں انہی کے حق میں حج کے لئے دعا فرمائی ہے چنانچہ آئندہ سال دونوں حج بیت اللہ کی سعادت سے مشرف ہوئے۔

یہ بات میرے لئے انتہائی خوشی اور بے پایاں مسرت کا باعث ہے کہ اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ نے مجھ ناچیز کو یہ سعادت بھی نصیب فرمائی کہ اپنے پیر و مرشد کی تصنیف "صبغۃ اللہ" کی اشاعت کے پورے ایک سال بعد ماہ رمضان المبارک میں حضرت کی اس نئی تصنیف کی اشاعت کا مع اردو ترجمہ اہتمام کرسکوں۔

چند ماہ قبل حضرت کی موجودگی میں صاحبزادہ ابو ذر غفاری صاحب کے

توسط سے "تمنائے حج" کا مسودہ دیکھنے کا اتفاق ہوا اور یہ میری انتہائی خوش نصیبی تھی کہ اس مرتبہ بھی حضرت نے بخوشی مجھے اس نسخے کی اشاعت کی اجازت مرحمت فرمائی۔ جو مجھ ناچیز کے لئے یقیناً ایک گرانقدر سعادت اور خداوند قدوس کی مجھ پر بے پایاں عنایت و نوازش ہے جس کے اظہارِ تشکر کے لیئے صرف اتنا ہی عرض ہے کہ

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

محترم میجر محمد شریف صاحب سے "تمنائے حج" کی اشاعت کا ذکر بھی نہایت سود مند رہا۔ اس مرتبہ بھی انہوں نے مجھے حضرت کے اشعار کا خوشخط مسودہ عنایت کیا جس میں نہ صرف صاحبزادہ صاحب کے عطا کردہ اشعار شامل تھے۔ بلکہ اس مسودہ میں بہت سے ایسے اشعار بھی ملے جن کا "تمنائے حج" میں شامل ہونا ضروری تھا۔ لہٰذا وہ تمام کلام اس میں شامل کر لیا ہے۔ جس سے عامۃ المسلمین کو فائدہ پہنچ سکے۔

تمنائے حج کی اشاعت کے سلسلہ میں محترم میجر محمد شریف کے عنایت کردہ مسودہ اور برادر بزرگ سید محمد جمیل جیلانی کی مدد اور تعاون کے ساتھ ساتھ مجھے رفیق کار محترم الحاج مجاھد الحسینی کی اعانت اور مشورہ بھی حاصل رہا ہے۔ جس سے اردو ترجمہ میں کئی مقامات مقدسہ کی وضاحت میں آسانی ہو گئی محترم میجر محمد شریف صاحب کی پورے مسودہ پر نظر ثانی اور مفید مشورہ نہایت کار آمد ثابت ہوا۔ میری درخواست پر میجر صاحب نے "تمنائے حج" کا تعارف

لکھ کر پیر و مرشد سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کیا ہے "تمنائے حج" سے اہل علم یقیناً فیضیاب ہونگے۔ میں ان بزرگوں اور احباب کا شکریہ ادا کرنا اپنا اخلاقی فرض سمجھتا ہوں، جنہوں نے تمنائے حج کی اشاعت کے سلسلہ میں میری راہنمائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

آخر میں اللہ تعالےٰ کے حضور دست بدعا ہوں کہ وہ میری اس حقیر کوشش کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے اسے میرے والدین کے لئے ذریعۂ نجات اور عامۃ المسلمین کے لئے باعثِ رشد و ہدایت بنائے۔ نیز پیر و مرشد سیدنا حضرت مولانا غلام ربانی مدظلہ العالی کی ذات گرامی پر اپنی تمام تر عنایتیں اور جملہ رحمتیں نازل فرماتے ہوئے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے تاکہ امت محمدیہ ان کے فیض سے مستفیض ہو سکے۔ آمین۔

لُطف کُن بر من خدایا از طفیل مصطفےٰ
قلبِ جیلانی زفیضِ مرشدم خوش بہتر است

احقر العباد

سید محمد وکیل جیلانی نقشبندی

(بی۔اے (آنرز))

مدیر اعلیٰ روزنامہ "پیغام" فیصل آباد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف

تیری حمد ہو سکے کیا بیاں کہ تو ہی ہے خالقِ این و آں
ترے ہاتھ میں ہے فنا و بقا تری شان جلّ جلالہٗ

یہ شانِ ربوبیت ہے کہ وہ ذاتِ پاک اپنے بندوں کو اپنے کعبہ کی زیارت کی دعوت دیتے ہیں۔ دعوت بیت اللہ شریف حقیقتاً اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے دعوت ہے اور اس دعوت کی قبولیت میں وصلِ ذات باری تعالیٰ ہے جو حقیقت میں ولایتِ کبریٰ کے مترادف ہے۔ کعبہ شریف کی حاضری پر حاجی کا بدن۔ روح۔ حقیقت سب ہی دنیا و ما فیہا سے بے خبر ہو جاتے ہیں کیوں کہ ذات باری تعالیٰ کا قرب، صورت کعبہ میں نزدیک تر ہو جاتا ہے۔ مرشدنا و مولانا حضرت غلام ربانی صاحب مدظلہ العالی نے ۱۹۶۹ء بمطابق ۱۳۸۹ھ میں فریضۂ حج ادا کیا۔ "تمنائے حج" حضرت صاحب کے فریضۂ حج کا سفرنامہ ہے۔ جو داستانِ عشق و محبت کا مظہر ہے۔

اس کے پڑھنے سے یوں تاثرات حاوی ہوتے ہیں۔ گویا جملہ زائرینِ حج اللہ جلّ شانہٗ کے عشق و محبت میں سراسر دیوانہ وار ایک مقام سے دوسرے مقام تک، جمالِ محبوب کی محویت میں انتہائی ہوش و اثرات سے بے خبر سرِ تسلیم خم کئے ہوئے رواں دواں ہیں اور حضرت صاحبؒ کی ایک گونہ معیت شاملِ حال ہے کہ ہر مقام و حال میں رہنمائی ہو رہی ہے۔ انہی کیفیات کو زیرِ نظر رکھتے

ہوئے حضرت صاحبؒ کی حقیقت شناس قلبی بصارت نے جملہ احکام خداوندی اور مناسکِ حج کی الگ الگ باطنی روحانی کیفیت بیان فرمائی ہے، چنانچہ آپ "تمنائے حج" کی تضمین علامہ اقبالؒ کے اس شعر پر رکھ کر مختلف مقامات کے حقائق و اسرار اپنے عارفانہ مذاق میں بیان فرماتے ہیں۔

سر آمد روزگارِ ایں فقیرے

دگر دانائے راز آید کہ ناید (علامہ اقبال)

"تمنائے حج" کے جملہ اشعار فارسی زبان میں ہیں۔ جنہیں حضرت موصوف نے حج سے واپسی پر کراچی اور لاہور میں مرقوم فرمایا۔ یہ اشعار کسی ایک صاحب کے پاس محفوظ نہ تھے۔ بلکہ مختلف احباب و ذاکرین نے اپنے اپنے ذوق شوق کے مطابق اکٹھے کر رکھے تھے۔ چنانچہ ان سب اشعار کو کمال جانفشانی عرق ریزی اور کوشش سے جمع کرنے اور پھر سلیس اردو میں ترجمہ کر کے انہیں "تمنائے حج" کی کتابی صورت دینے کا سہرا جناب سیّد محمد جمیل صاحب جیلانی بی اے۔ بی ٹی اور جناب سیّد محمد وکیل صاحب جیلانی۔ بی اے (آنرز) مدیر اعلیٰ "پیغام" کے سر ہے۔ اللہ جلّ شانہٗ کے حضور تہ دل سے دعاگو ہوں کہ وہ ذات باری تعالیٰ ان حضرات کو اس سعی پر جزائے خیر عطا فرماوے اور دیگر احباب و ذاکرین کے لئے اس کتاب کو مفید ثابت کرے۔

طالب رحمت و مغفرت

میجر (ریٹائرڈ) محمد شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعت شریف

آپ کی دید ہے سرکار تمنا میری!
گنبدِ خضرا کا دیدار تمنا میری

مجھ کو ہو جائے اگر طاقتِ پرواز نصیب
پہنچوں میں روضہ پہ اک بار تمنا میری!

زندگی باقی گذاروں درِ اقدس پہ حضور
چھوڑ کر سارا یہ گھر بار تمنا میری!

آپ کے در سے جو آجائے بلاوا مجھکو
ابرِ رحمت ہو گہر بار تمنا میری!

تھام کے روضہ کی جالی کو میں با دیدۂ تر
کر سکوں آپ کا دیدار تمنا میری!

جاگ اٹھیں گے ہمارے بھی مقدر شاہا
آپ بن جائیں جو غمخوار تمنا میری!

ہے دعا میری یہ جیلانی خدا سے ہر دم
دیکھ لوں آپ کا دربار تمنا میری!

(سید محمد وکیل جیلانی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدایا تا حضورِ حضرتِ حق
عزیز و فاطمہ آید کہ ناید

اے خدا تیرے حضور میں عزیز اور فاطمہ کو حاضر ہونا نصیب ہوگا یا نہیں۔

خدایا التجائے باطنِ من
قبول از در گہت آید کہ ناید

اے خدا میری دلی التجا تیری بارگاہ میں قبول ہوگی یا نہیں؟

خدایا بارِ دیگر در حریمت
غلامِ شرمسار آید کہ ناید

اے خدا (مجھ) شرمندہ غلام (غلام ربانیؔ) کو تیرے حرم پاک میں دوبارہ آنا نصیب ہوگا یا نہیں؟

خدایا بارِ دیگر در عرفات
دلِ آلودِ گناہ آید کہ ناید

اے خدا میرے گناہگار دل کا عرفات میں دوبارہ آنا ہوگا یا نہیں؟

خدایا در مقامِ مزدلفہ
حرم بستہ حاجی آید کہ ناید

اے خدا۔ مقام مزدلفہ میں حاجی کو احرام باندھ کر (دوبارہ) حاضر ہونا نصیب ہوگا یا نہیں؟

الٰہی از متانت یارِ دیگر
قیام اندر منیٰ آید کہ ناید

یا الٰہی تیرے لطف و احسان سے مجھے دوبارہ منیٰ میں قیام کرنا میسر ہوگا یا نہیں؟

خدا در مظہرِ عظمت جلالت
بر منیٰ جانِ فدا آید کہ ناید

اے خدا تیری عظمت و جلال کے مظہر منیٰ پر جان فدا کرنے کی مجھے (دوبارہ) توفیق ہوگی یا نہیں؟

بہ سنگِ قہر رجم آں شیاطین
بہ ننگِ عشق باز آید کہ ناید

(اے خدا) عشق و محبت میں شیاطین کو قہر و غضب کے ساتھ پتھر مارنے کے لئے (میرا) دوبارہ آنا ہوگا یا نہیں؟

خدایا آں طوافِ زیارت از من
بذوق و شوقِ تام آید کہ ناید

اے خدا کیا میں (خانہ کعبہ) کا طوافِ زیارت ذوق و شوق کے ساتھ (دوبارہ) کرسکوں گا یا نہیں؟

خدایا از صفا تا حدِّ مروہ
روید و سعی باز آید کہ ناید

اے خدا۔ صفا سے مروہ تک دوبارہ جانا اور سعی کرنا مجھے نصیب ہوگا یا نہیں؟

خدا آں سنتِ بطرزِ ہاجرہؑ
نصیبم در قدم آید کہ ناید

اے خدا حضرت ہاجرہؑ کی سنت (دوبارہ) ادا کرنا میرے قدموں کا مقدر ہوگا یا نہیں؟

فرازِ دست بہرِ حاجتِ خود
بسوئے آسماں آید کہ ناید

(دعا کی غرض سے) اپنی حاجت کے لئے ہاتھ بلند کرکے آسماں کی طرف اٹھانا (مجھے دوبارہ) نصیب ہوگا یا نہیں؟

ز بالائے صفا تا رُوئے کعبہ
نظر بہرِ دیدار آید کہ ناید

کوہِ صفا کی بلندی سے خانۂ کعبہ کا (دوبارہ) دیدار کیا جاسکیگا یا نہیں؟

ز تاؤ تاب رفتن نزدِ میلیںؔ
بہ اخلاصِ تمام آید کہ ناید

میلین[1] کے نزدیک (مجھے دوبارہ) پورے خلوص سے جوش و خروش کے ساتھ جانا نصیب ہوگا یا نہیں؟

---

[1] میلین اخضرین صفا مروہ کے درمیان وہ مقام جہاں دو سبز نشانات لگے ہوئے ہیں اور سعی.

بہ مروہ دستِ حاجت سوئے بالا
نصیبِ ایں گدا آید کہ ناید

کوہِ مروہ پر اپنی حاجت کے لئے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کرنا (دعا کیلئے) اس فقیر کو (دوبارہ) نصیب ہوگا یا نہیں ؟

جنونِ حاجیاں دیوانگی وش
بہ سُکرِ وحدتش آید کہ ناید

حاجیوں کو توحید میں سرشار دیوانہ وار بارِ ثانی حاضری کا شرف حاصل ہوگا یا نہیں ؟

حرم را رفتن از بابِ سلامم
دگر بارہ عطا آید کہ ناید

بابِ سلام سے حرم کو جانا مجھے دوبارہ عطا ہوگا یا نہیں ؟

مقامِ ابراہیمؑ اندر رسیدن
بہ چشمِ انتظار آید کہ ناید

میری چشمِ منتظر کو مقامِ ابراہیمؑ پر (دوبارہ) حاضری میسر آئے گی یا نہیں ؟

زِ زمزم تشنہ لب را تازہ کردن
سرورِ جانِ جاں آید کہ ناید

مجھے اپنے پیاسے ہونٹ کو آبِ زمزم سے (دوبارہ) تازہ دم کر کے اپنی جان کیلئے سرور حاصل کرنا نصیب ہوگا یا نہیں ؟

تماشائے در و دیوارِ کعبہ
جمالِ دیدنش آید کہ ناید

خانہ کعبہ کے حسن و جمال کا نظارہ مجھے دوبارہ دیکھنا نصیب ہو گا یا نہیں؟

جمالِ ملتزم چوں حُورِ جنّت
دیدارِ بیدلاں آید کہ ناید

بے دلوں کو حورِ جنت جیسے ملتزم (ایک مقام) کے جمال کا (دوبارہ) دیدار ہو گا یا نہیں؟

کمالِ حُسنِ اَسْوَد دُرِّ مکنُوں
زبحرِ بے کنار آید کہ ناید

نا پیدا کنار سمندر سے نکلے ہوئے نایاب موتی جیسے حُسنِ کمال والے حجرِ اسود کو (بوسہ دینا) دوبارہ نصیب ہو گا یا نہیں؟

بہ یُمنِ رکن آں رکنِ یمانی
دعائے مُستجاب آید کہ ناید

اُس رکنِ یمانی کی برکت سے (میری) دعا مقبول ہو گی یا نہیں؟

قدم بوسیدۂ رکنِ شمالی
بہ آبِ دیدہ تر آید کہ ناید

(مجھے) رکن شمالی کی قدم بوسی کیلئے (دوبارہ) اشکبار آنکھوں کے ساتھ آنا نصیب ہو گا یا نہیں؟

بہ زاری زیرِ آں میزابِ رحمت
بہ سجدہ سر فدا آید کہ ناید

گریہ وزاری کرتے ہوئے اس میزابِ رحمت کے نیچے سر قربان کرنے والا سجدہ (دوبارہ) ادا ہو سکے گا یہ نہیں ؟

دو دست مالیدہ بر رکنِ عراقی
خدایا فرصتم آید کہ ناید

اے خدا رکنِ عراقی پر دونوں ہاتھ پھیرنے کا مجھے (دوبارہ) موقع ملیگا یا نہیں ؟

در آں محشر گہِ عظمت جلالت
دلم لرزاں بدرد آید کہ ناید

اس عظمت و جلال والی جگہ پر جو مقام محشر (کا منظر پیش کرتی ہے) میں خوف سے کانپتے ہوئے دل کے ساتھ دوبارہ حاضر ہو سکوں گا یا نہیں ؟

حریمم در حطیمِ محترم کن
خدا ایں دولتم آید کہ ناید

اے خدا مجھے حطیم محترم میں سکون عطا فرما (کیا دوبارہ) مجھے یہ دولت نصیب ہو گی یا نہیں ؟

نظارۂ دو چشمِ ایں گنہگار
مقامِ ابراہیمؑ آید کہ ناید

مجھ گنہگار کی دو آنکھوں کو مقامِ ابراہیمؑ (دوبارہ) دیکھنا نصیب ہو گا یا نہیں ؟

ہماں فرشِ حرم کز عرش بالا
بہ زیرِ پائے دل آید کہ ناید

حرم کے اُس فرش پر جو عرش سے بلند مرتبہ ہے مجھے دوبارہ قدم رکھنا نصیب ہوگا یا نہیں؟

کمالِ فرش کہ از عرش است بالا
حصولِ باطنم آید کہ ناید

فرشِ حرم جو عرش سے اعلیٰ رتبہ والا ہے۔ کیا میرے باطن کو دوبارہ اسکے کمال تک رسائی حاصل ہوگی یا نہیں؟

بہ تکبیر و ثنا، ایں شور و غوغا
بزیرِ لامکاں آید کہ ناید

لامکاں کے نیچے تکبیر و ثنا کی ان آوازوں کا بلند ہوتا کیا میں دوبارہ سن سکوں گا یا نہیں؟

خدا بندہ نوازی کارِ قدرت
عطا از لامکاں آید کہ ناید

اے خدا بندہ نوازی تیری قدرت ہے۔ کیا مجھے (دوبارہ) تیری ذات سے یہ نعمت عطا ہوگی یا نہیں۔

سرورِ باطنہ از سرِ تکوین
لقائے باطنم آید کہ ناید

دلی سرور عمل تکوین (یعنی اللہ تعالے کے کُن فرمانے سے کسی چیز کا وجود میں آنا یا

نہ آنا) کا راز ہے کیا یہ سرور میرے دل کو (دوبارہ) میسر ہوگا یا نہیں؟

خدایا ہر شعائر رمزِ دعوت
مریضِ عبدیت آید کہ ناید

اے خدا تمام شعائر حج اللہ کی طرف بلانے والے رموز ہیں کیا اس مریض انسان کو (مجھے) دوبارہ حاضری نصیب ہوگی یا نہیں؟

خدایا در فرازِ کوہِ نوری
نظر غارِ حرا آید کہ ناید

اے خدا نور والے پہاڑ کی بلندی سے غارِ حرا کو (میں دوبارہ) دیکھ سکوں گا یا نہیں؟

خدایا در مقامِ شقِّ صدری
حاجیٔ نافل گذار آید کہ ناید

اے خدا اس مقام پر جہاں حضور پاکؐ کا شقِّ صدر (سینہ چاک) ہوا تھا (مجھ) حاجی کو (دوبارہ) نفل پڑھنا نصیب ہوگا یا نہیں؟

خدایا آں ہوائے فیضِ تنزیل
عطا اندر جبل آید کہ ناید

اے خدا (کلام پاک کے) نازل ہونے کے فیض والی ہوا پہاڑ (حرا) کے اندر (مجھے دوبارہ) نصیب ہوگی یا نہیں؟

تجلّی آثارے جلوہ کردہ
بکنجِ خاطرم آید کہ ناید

اے خدا (دورانِ حج) جن تجلیات کا میں جلوہ کر چکا ہوں میرے گوشۂ دل میں بارِ ثانی ان کا

ظہور ہوگا یا نہیں؟

علومِ لُدنوی افہام وتفہیم
دلیلِ عقل و دیں آید کہ ناید

کیا "الہامی علوم" سمجھنے سمجھانے کے لئے عقل و دین کی (دوبارہ) دلیل بنیں گے یا نہیں؟

خداوندا سرورِ جانِ مضطر
ازاں نورِ جبل آید کہ ناید

اے خدا میری بے قرار مضطرب جان کیلئے جبلِ نور سے (دوبارہ) سرور حاصل ہوگا یا نہیں؟

خداوندا بہ منزل گاہِ مولد
درود گویاں غریب آید کہ ناید

اے خدا آپ (حضور اکرمؐ) کے مولد و مسکن پر (مجھ) غریب کو دوبارہ درود شریف پڑھنے کی سعادت نصیب ہوگی یا نہیں؟

قشاشہ دارِ حرزاں زیرِ فاراں
بدامانِ قُبیس آید کہ ناید

فاران پہاڑ (جس میں طوفان نوحؑ کے موقعہ پر حجرِ اسود امانتاً رکھا گیا تھا) کے نیچے بوقبیس کے دامن محلہ قشاشہ کے مکان دارِ حرزاں (جو خلیفہ ہارون رشید کی اہلیہ کی جائے سکونت تھی) پر میرا دوبارہ آنا ہوگا یا نہیں؟

فرازِ بُوقُبَیس جاں زِ مستی
چوں طاؤسم برقص آید کہ ناید

(اے خدا) بوقبیس کے بلندی پر میری جان کو مور کی طرح سر درستی کے عالم میں رقص کرتے ہوئے جانا نصیب ہوگا یا نہیں ؟

خدایا مسجدِ حضرت بلالم
بہ سجدۂ نیاز آید کہ ناید

اے خدا حضرت بلالؓ کی مسجد میں مجھے سجدۂ نیاز کیلئے (دوبارہ) آنا نصیب ہوگا یا نہیں ؟

خدا اعلانِ توحیدِ بلالی
بگوشِ جاں ندا آید کہ ناید

اے خدا حضرت بلالؓ کی توحیدی اذان کی آواز (دوبارہ) میرے کانوں میں آئے گی یا نہیں ؟

مقامِ فضلِ آں شقُ القمر را
خدایا در نظر آید کہ ناید

اے خدا (معجزۂ) شق قمر کا فضیلت والا مقام میری نظر (دوبارہ) دیکھ سکیگی یا نہیں ؟

دیدارِ جنّتِ معلّےٰ
بچشمِ باز باز آید کہ ناید

(اے خدا) جنت معلّےٰ کا دیدار میری کھُلی آنکھیں (دوبارہ) کر سکیں گی یا نہیں ؟

بہ پایہ پایہ رفتن بر جبلِ نُور
خدا زیرِ قدم آید کہ ناید

اے خدا (میں) قدم بہ قدم پیدل چل کر (دوبارہ) جبلِ نُور پر پہنچ سکوں گا یا نہیں ؟

زخاکِ پاکِ املاکِ عرب چوں
بیا[illegible] بیار، خدا آید کہ ناید
(اے خدا) ملکِ عرب کی خاکِ پاک پر میں (دوبارہ) جان قربان کرسکوں گا یا نہیں؟

آوازِ چھوٹا عمرہ چھوٹا عمرہ
ز رانگِ بانگ بر آید کہ ناید
(اے خدا) چھوٹا عمرہ "چھوٹا عمرہ" کی بلند آوازیں [1] میں دوبارہ سن سکوں گا یا نہیں؟

آوازِ نعرہ سیارہ سیارہ
برائے بڑا عمرہ آید کہ ناید
(اے خدا) بڑے عمرہ کے "گاڑی گاڑی" کی عجیب وغریب آواز (مجھے دوبارہ) سنائی دے گی یا نہیں؟

آوازِ تندھم چوں برقِ زلزال
زحلقومِ کلکس آید کہ نہ آید
اے خدا ٹرکوں اور بڑی گاڑیوں سے نکلتی بجلی کی کڑک جیسی تند و تیز آواز (مجھے دوبارہ) سنائی دے گی یا نہیں؟

مقامِ دل قیامِ روئے دلبر
مقامِ دل بدست آید کہ ناید
(اے خدا) دل کا مقام محبوب کے چہرے کے قیام کی جگہ ہے (مجھے دوبارہ) دل کا یہ مقام ہاتھ آئے گا یا نہیں؟

---

[1] حرم شریف کے باہر نمازِ فجر کے بعد چھوٹے اور بڑے عمرے کے لئے ڈرائیور بلند آواز سے حجاج کو پکارتے ہیں۔

بگردِ کعبہ گردیدن دوبیدن
برائے ذاتِ تو آید کہ ناید

(اے خدا) تیری ذات پاک کی خاطر (مجھے دوبارہ) خانۂ کعبہ کے گرد گھومنا اور دوڑنا نصیب ہو گا یا نہیں؟

خدایا بہرِ استقبالِ مسکیں
عطا محمدؐ آزاد آید کہ ناید

اے خدا (مجھ) مسکین کے استقبال کیلئے عطا محمدؐ آزاد (دوبارہ آئے گا یا نہیں؟

بہ بندرگاہ برائے خیر خواہی
ثناء الحق آزاد آید کہ ناید

(اور) خیر خواہی کے لیے ثناء الحق آزاد بندرگاہ پر (دوبارہ) آئے گا یا نہیں؟

ز خانہ تا بہ سٹیشن بہرِ رخصت
خدا دندا آزاد آید کہ ناید

اے خدا (مجھے) رخصت کرنے کیلئے آزاد (دوبارہ) گھر سے سٹیشن تک آئیگا یا نہیں؟

عزیزاں ہر دو تا حدِ ساہیوال
بہ استقبال باز آید کہ ناید

(اور) ہر دو عزیز استقبال کیلئے ساہیوال تک دوبارہ آئیں گے یا نہیں؟

عزیز و فاطمہ آزاد و منظور
معزز در زماں آید کہ ناید

اے خدا، عزیز، فاطمہ، آزاد اور منظور جو معزز زمانہ ہیں دوبارہ یہاں آئینگے یا نہیں؟

خدایا ذاکرین و ذاکرات
بہ ظلّ رحم تو آید کہ ناید

اے خدا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں (دوبارہ) تیری رحمت کے سایہ میں آئیں گی۔ یا نہیں۔؟

بوقت دو سَعَت در آخرِ شب
تمامِ ایں بیاں آید کہ ناید

اے خدا رات کے آخری حصہ میں دو بجے تک یہ بیان اختتام کو پہنچ جائے گا یا نہیں؟

دلم در مسجد الحرام آرام است
ولے ایں وقت دست آید کہ ناید

میرے دل کو مسجد الحرام میں سکون ملتا ہے، لیکن (اے خدا) کیا یہ وقت میرے ہاتھ (دوبارہ) آئے گا یا نہیں؟

دو سجدہ در مقامِ مسجدِ خَیف
برائے ذاتِ تو آید کہ ناید

(اے خدا) مسجد خَیف میں تیری ذات کیلئے دو سجدے کرنا (مجھے دوبارہ) نصیب ہوگا یا نہیں؟

منم فاخر بہ خطباتِ غلامی
ولے خدمت بسر آید کہ ناید

اے خدا میں غلام کے خطاب پر جو مجھے عطا ہوا ہے، فخر محسوس کرتا ہوں، لیکن کیا مجھ سے یہ خدمت غلامی انجام بھی دی جا سکے گی یا نہیں؟

دلم تابندہ شد از تابِ آفتاب
خدا ایں شمس باز آید کہ ناید

میرا دِل آفتاب (حضرت سیّد شمس الدین سیدپوریؒ) کی ضیاء پاشیوں سے منوّر ہے
خدایا یہ تابناکی مجھے دوبارہ حاصل ہو گی یا نہیں؟

زیو لم لم بہ نعرۂ طرزِ دل سوز
ندائے تلبیہ آید کہ ناید

اے خدا یلم لم (کے مقام) سے تلبیہ (لبیک لبیک کہنے کی) آواز دل سوز نعرہ
کی طرح مجھے (دوبارہ) سنائی دے گی یا نہیں؟

زسوزِ دل کہ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ
لَکَ الْحَمْدُ بگوش آید کہ ناید

اے خدا سوزِ دل کے ساتھ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَکَ الْحَمْدُ (کہنے کی آواز میرے)
کان میں دوبارہ آئے گی یا نہیں؟

لَکَ اللّٰبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ
لَکَ الْحَمْدُ نعم آید کہ ناید

(اور) لَکَ اللّٰبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَکَ الْحَمْدَ وَالنِّعَمَ (کی
آواز بھی مجھے (دوبارہ) سنائی دے گی یا نہیں؟

لَکَ الْمُلْکَ آوازِ دلبرانہ
غریدن رعد دشں آید کہ ناید

(نیز) لَکَ الْمُلْکَ کی دلبرانہ آواز بھی رعد کی گرج کی طرح (مجھے دوبارہ) سنائی دیگی یا نہیں؟

روندہ دل فدا آوازِ لبیک
سرور آمیزِ جاں آید کہ ناید

اے خدا (مجھ) دل فدا کرنے والے کی جان کو لبیک کی آواز (دوبارہ) سرور بخشنے والی ہوگی یا نہیں؟

خدایا حاضری درحضرتِ تو
بصد عجز و نیاز آید کہ ناید

اے خدا تیرے حضور میں صد عجز و نیاز کے ساتھ (دوبارہ) حاضری نصیب ہو سکے گی یا نہیں؟

خداوندا ادائے عُمرہ از تو
نصیبِ شرمسار آید کہ ناید

اے خدا تیرا عمرہ ادا کرنے کی توفیق (مجھ) شرمندہ و شرمسار کو (دوبارہ) نصیب ہوگی یا نہیں؟

خداوندا دیدارِ ذاتِ کعبہ
دگر بارہ بچشم آید کہ ناید

اے خدا خانہ کعبہ کا دیدار آنکھ کو دوبارہ نصیب ہوگا یا نہیں؟

خداوندا حضورِ ذاتِ اقدس
زیبنتِ ذاتِ تو آید کہ ناید

اے خدا تیرے گھر میں تیری ذاتِ اقدس کی حاضری (مجھے دوبارہ) میسر آئے گی یا نہیں؟

بگردا گردِ کعبہ بارِ دیگر
دویدن بہرِ تو آید کہ ناید

(اے خدا) تیرے لئے خانہ کعبہ کے اردگرد دوبارہ دوڑنا نصیب ہوگا یا نہیں؟

خدایا کمترین جملہ امکان
غلامِ بے نوا آید کہ ناید

اے خدا تمام مخلوق سے کم مرتبہ غلامِ بے نوا (غلام ربانیؒ) کو (دوبارہ تیرے گھر) آنا نصیب ہوگا یا نہیں؟

اَلْمَدِیْنَۃُ الطَّیِّبَۃُ الْمُنَوَّرَۃ

دلم مائل بہ دیدارِ مدینہ
دلم گائل بہ گلزارِ مدینہ

میرا دل دیدارِ مدینہ کی طرف مائل ہے اور گلزارِ مدینہ کا گھائل ہے۔

خداوندا ز آہوائے مدینہ
پیامِ عشق از یارِ مدینہ

اے خدا مدینہ کی جانب سے جو بادِ نسیم آئی وہ مدینہ طیبہ کے دوست کی جانب سے محبت کے پیغام کا درجہ رکھتی ہے۔

بسوئے ایں دلِ پُر اضطرابم
بہ تیمارے وصال آید کہ ناید

(اے خدا) میرے مضطرب اور بیمار دل کی تیمار داری کے لئے (دوبارہ) سکون نصیب ہوگا یا نہیں ؟

قدم برق رونده تیز سیّاره
بدستِ خوار و زار آید کہ ناید

بجلی کی رفتار کی طرح تیز چلنے والی کا نہ مجھ عاجز ضعیف کو (دوبارہ) میسّر آسکی یا نہیں ؟

باسم اللہ رونده از حرم باز
وداع بابِ وداع آید کہ ناید

بنام خدا حرم سے واپس جانے والے کو باب وداع سے دوبارہ رخصت ہوتا نصیب ہوگا یا نہیں ؟

رونده از حرم تا شہرِ جدّه
بہ منزل تیز گام آید کہ ناید

حرم سے جدّہ شہر تک (مجھ) جانے والے کو تیز رفتاری کے ساتھ (دوبارہ) منزل پر پہنچنا نصیب ہوگا یا نہیں ؟

در آں میداں بہ ویراں سر سپرده
بہ منزل گاہِ وصل آید کہ ناید

اپنے آپ کو اس ویران میدان کے حوالہ کر کے (مجھے) وصال کی منزل پر (دوبارہ) پہنچنا نصیب ہوگا یا نہیں ؟

خداوندا همان کوهِ سیاه رنگ
به رفتارِ دیدار آید که ناید

اے خدا اس سیاہ رنگ کے پہاڑ کا دیدار (مجھے دوبارہ) نصیب ہوگا یا نہیں؟

به دامانِ جان سپرده کے رسانم
ز صحرا ایمش ندا آید که ناید

جان حوالہ کر کے میں دامان کے مقام پر کب پہنچوں گا اور صحرا سے (مجھے دوبارہ) آواز آئے گی یا نہیں؟

دوباره درمیانِ کوهِ زرّین
به جولان تیز گام آید که ناید

کوہ زرّیں کے درمیان جا کر میں دوبارہ تیز قدم اٹھاتا ہوا چلوں گا یا نہیں؟

همان بادام رنگ اشترستان کوه
ز بادام بصر آید که ناید

وہ بادامی رنگ کے اونٹ کی شکل کے پہاڑ (میری) بادام صورت آنکھ کو (دوبارہ) نظر آئیں گے یا نہیں؟

مقامِ بدر یا رب چند دور است
قدم بر ریگِ او آید که ناید

اے خدا بدر کا مقام تھوڑی دور ہے میرے قدموں کو اس کی ریت پر (دوبارہ) چلنا نصیب ہوگا یا نہیں؟

در آں کوہِ مبارک زعفرانی
گذر گاہِ نظر آید کہ ناید

اس برکت والے کوہِ زعفرانی کی گذرگاہ کو (دوبارہ میری) نگاہیں دیکھ سکیں گی یا نہیں؟

کمانِ جنگ بہ ننگِ دینِ احمدؐ
جواں مردانِ جنگ آید کہ ناید

رسولِ پاکؐ کے دین کی حمایت میں جوانمرد جنگی کمان کے ساتھ (دوبارہ) جنگ کریں گے یا نہیں؟

فدا جاں کردہ بر دینِ محمدؐ
مزار آں شہید آید کہ ناید

دینِ محمدؐ پر جان قربان کرنے والے شہید کے مزار پر (مجھے) دوبارہ جانا نصیب ہوگا یا نہیں؟

برائے فتح آں فوج سماوی
بہ ننگِ دیں فرود آید کہ ناید

آسمانی فوج دین کی حمایت میں فتح دلانے کیلئے (دوبارہ) نیچے اترےگی یا نہیں؟

قدم چابک بہ رابغ ازعبوی
خروشِ گام باز آید کہ ناید

عارضی مقام گاہ سے رابغ کے مقام تک جوش و خروش کے ساتھ تیز قدموں سے (مجھے) دوبارہ جانا نصیب ہوگا یا نہیں؟

خدایا دامنِ کوہِ مدینہ
بہ رنگِ لعل وش آید کہ نہ آید

اے خدا مدینہ کے پہاڑ کا لعل کے رنگ جیسا (سرخ) دامن (مجھے دوبارہ) نظر آئے گا یا نہیں؟

خدا! شہرِ مدینہ پُرز انوار
نظر منظر شدہ آید کہ نآید

اے خدا انوار و تجلیات سے معمور شہرِ مدینہ کا نظارہ کرنا (مجھے دوبارہ) نصیب ہوگا یا نہیں؟

منارۂ حرم چوں دستِ داعی
بسوئے آسماں آید کہ نآید

منارۂ حرم کو جو دعا مانگنے والے کے آسمان کی طرف (اُٹھے ہوئے) ہاتھ کی طرح (بلند) ہے (میں دوبارہ) دیکھ سکوں گا یا نہیں؟

چوں گلزارِ جنت دیدارِ دیوار
امانِ روح و جاں آید کہ نآید

در و دیوار (مدینہ) کا دیدار جنت کے باغ کی طرح (میرے) جسم اور روح کو (دوبارہ) تسکین اور امان بخشے گا یا نہیں؟

بہ زاری نزدِ منبر در گذشتن
سیاست گاہِ دل آید کہ نآید

مجھے گریہ و زاری کرتے ہوئے منبر مبارک (جس کے جلال سے دل خوف زدہ ہوتا ہے) کے پاس سے دوبارہ گزرنا نصیب ہوگا یا نہیں؟

نشستن بر ریاضِ جنّتِ تو
سپردہ جاں بتو آید کہ ناید

اپنی جان تیرے سپرد کرنے والے کو "ریاض الجنّۃ" میں بیٹھنا (دوبارہ) نصیب ہوگا یا نہیں؟

سلام گوئندہ از اخلاصِ باطن
حضورِ ذاتِ تو آید کہ ناید

(مجھے اخلوصِ دل کے ساتھ درود و سلام عرض کرتے ہوئے آپؐ کے حضور (دوبارہ) حاضری کا موقع ملے گا یا نہیں؟

خدا وندا دیدارِ روضۂ اقدس
عطائے فضلِ تو آید کہ ناید

اے خدا روضۂ اقدس کا دیدار تیرے فضل سے (مجھے دوبارہ) عطا ہوگا یا نہیں؟

چو دل بوسہ نتاندہ پنجرۂ تو
ز بوسِ روح کام آید کہ ناید

جب ظاہری طور سے آپ کے روضۂ مبارک کی جالی کا بوسہ نہیں لیا جاسکتا روحانی اعتبار سے ہی بوسے کا شرف کافی ہوگا یا نہیں؟

روندہ بر درِ صدیق اکبرؓ
سلام و جاں فدا آید کہ ناید

صدیق اکبرؓ کے دروازہ پر مجھے (دوبارہ) سلام کہنے اور جان قربان کرنے کا موقع ملے گا یا نہیں۔

خدایا تا بہ فاروق معظمؓ
سلامِ نازنیں آید کہ ناید

اے خدا فاروق اعظمؓ کی خدمتِ اقدس میں میرا سلام (دوبارہ) پہنچے گا یا نہیں؟

ستادہ بر درِ خاتونِؓ جنت
مقامِ عظمتش آید کہ ناید

خاتونِ جنتؓ کے دروازہ پر جو ان کی عظمت والا مقام ہے مجھے (دوبارہ) کھڑے ہونا نصیب ہوگا یا نہیں؟

دلِ نشتر زدہ بر درستادہ
بہ تکریمِ تمام آید کہ ناید

میرے زخمی دل کو پوری عزت و تکریم کے ساتھ اس در پر (دوبارہ) کھڑے ہونے کا موقع ملے گا یا نہیں؟

نشستہ بر درِ خاتونِؓ جنت
سگِ مسکینِ تو آید کہ ناید

مجھ مسکین کو خاتونِ جنتؓ کے دروازہ پر (دوبارہ) بیٹھنا نصیب ہوگا یا نہیں؟

حضورِ پنجرۂ سالارِ عالمؐ
زخوں بارانِ چشم آید کہ ناید

رسولِ اکرمؐ کے روضۂ مبارک کی جالی کے سامنے (مجھے) خون روتی آنکھوں کے ساتھ دوبارہ حاضری نصیب ہوگی یا نہیں؟

زغربالِ دلم دالان وپنجرہ
برنگِ خوں آلود آید کہ نآید

حضورؐ کے روضہ مبارک کے دالان اور جالی کے پاس میرے چھلنی شدہ دل کو خون کے آنسو رونا (دوبارہ) نصیب ہوگا یا نہیں؟

زِ اخلاص الصلوٰۃ والسلام
بروحِ پاکِ تو آید کہ نآید

خلوص کے ساتھ مجھے تیری روح پاک پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا (دوبارہ) نصیب ہوگا یا نہیں!

برائے دیدنِ ذاتِ مبارک
دو چشمِ دل بناز آید کہ نآید

دل کی دونوں آنکھیں بہ عجز ونیاز حضورؐ اقدس کا دوبارہ دیدار حاصل کرسکیں گی یا نہیں؟

نگاہ بر ذاتِ پاکت بانیازی
بہ تعظیم ونیاز آید کہ نآید

آپ کی ذات پاک پر نیازمندانہ نظروں سے نہایت عزت وتکریم کے ساتھ دوبارہ حاضر ہونا نصیب ہوگا یا نہیں؟

ز دردِ دل گرفتہ بند حلقوم
صدائے سوزناک آید کہ نآید

(مجھ) دردِ دل میں مبتلا کے بند حلق سے دوبارہ سوزناک آواز نکلے گی یا نہیں؟

در آں محشر گہِ عظمت جلالت
بدن ہیبت زدہ آید کہ ناید

روز محشر جو اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلالت کا مظہر ہے میرے خوف زدہ جسم کو آپ کے حضور حاضر ہوتا نصیب ہو گا یا نہیں؟

خدا! رمزِ عنایت را ز دعوت
ز تنزیلاتِ تو آید کہ ناید

اے خدا دعا کے ذریعے تیری عنایات دوبارہ نازل ہونگی یا نہیں؟

خدا! اندر سویدا نورِ وحدت
ز نورِ اِھدِنا آید کہ ناید

اے خدا اھدنا (ہمیں ہدایت دے) کے نور سے تاریکی میں وحدت کا نور مجھے دوبارہ حاصل ہو گا یا نہیں؟

خدا! نورِ ہدایت از عنایت
بہ استعدادِ جاں آید کہ ناید

اے خدا (تیری) عنایت و بخشش سے رُشد و ہدایت کی روشنی (مجھے) میری ہمّت و استعداد کے مطابق دوبارہ عطا ہو گی یا نہیں؟

بہ استعدادِ توفیقِ عطا سے
بساط از لامکاں آید کہ ناید

ذات باری کی طرف سے مجھے جو توفیق عطا ہوئی ہے اس کی طاقت سے (دوبارہ) مجھے یہ استعداد حاصل ہو گی یا نہیں؟

بہ لوحِ دل نوشتہ حسنِ ذاتت
عیاں از سوزِ جاں آید کہ ناید

تیرا اسم ذات جو (میری) لوح دل پر لکھا ہوا ہے (کیا میری) جان کے سوز و تڑپ سے دوبارہ ظاہر ہوگا یا نہیں؟

شعاعِ شمسِ تاباں سیدپوریؒ
طلوعِ بُرجِ دلم آید کہ ناید

حضرت سیّد شمسؒ سیدپوری (مرشد کا اسم گرامی) کی ضیا پاشی میرے دل کے بُرج میں (دوبارہ) روشن ہوگی یا نہیں؟

زمشرق باز آں شمسِؒ ہدایت
بہ غربِ ایں غلام آید کہ ناید

مشرق سے پھر وہ شمسِ ہدایت (حضرت سید شمس الدینؒ) مجھ غلام (غلام ربّانی) کے مغرب پر طلوع ہوگا یا نہیں؟

درُونم جلوہ شمسِؒ سیدپوری
شعاعش سو بسو آید کہ ناید

میرے (غلام ربانی کے) دل میں حضرت سید شمس الدینؒ جلوہ افروز ہیں۔ کیا ان کے جلوہ کی شعاع (مجھ پر) ہر طرف سے پڑیگی یا نہیں؟

بنورِ شمسؒ تا شہرِ مدینہ
رہِ منزل نما آید کہ ناید

حضرت سید شمسؒ کا منزل مدینہ کی جانب راستہ دکھانے والا نور مجھے دوبارہ میسر آئیگا یا نہیں؟

بہ لوحِ دل نوشتہ حسنِ ذاتت
عیاں از سوزِ جاں آید کہ ناید

تیرا اسم ذات جو (میری) لوح دل پر لکھا ہوا ہے (کیا میری) جان کے سوز و تڑپ سے دوبارہ ظاہر ہوگا یا نہیں؟

شعاعِ شمسِ تاباں سیدپوریؒ
طلوعِ بُرجِ دلم آید کہ ناید

حضرت سیّد شمسؒ سیدپوری (مرشد کا اسم گرامی) کی ضیا پاشی میرے دل کے بُرج میں (دوبارہ) روشن ہوگی یا نہیں؟

زمشرق باز آں شمسؒ ہدایت
بہ غربِ ایں غلام آید کہ ناید

مشرق سے پھر وہ شمسِ ہدایت (حضرت سید شمس الدینؒ) مجھ غلام (غلام ربّانی) کے مغرب پر طلوع ہوگا یا نہیں؟

درُونم جلوہ شمسؒ سیدپوری
شعاعش سو بسو آید کہ ناید

میرے (غلام ربانی کے) دل میں حضرت سید شمس الدینؒ جلوہ افروز ہیں۔ کیا ان کے جلوہ کی شعاع (مجھ پر) ہر طرف سے پڑیگی یا نہیں؟

بنورِ شمسؒ تا شہرِ مدینہ
رہِ منزل نُما آید کہ ناید

حضرت سید شمسؒ کا منزل مدینہ کی جانب راستہ دکھانے والا نور مجھے دوبارہ میسر آئیگا یا نہیں؟

به مادر ہائے جملہ اہلِ ایماں
سلام و عظمتش آید کہ ناید

تمام اہلِ ایمان کی اُمّہات کی خدمت میں سلام عرض کرنا اور ان کی عظمت بیان کرنا مجھے دوبارہ نصیب ہوگا یا نہیں؟

به ابراہیم نورِ عینِ احمدؐ
نیازِ السّلام آید کہ ناید

(میں) رسول کریمؐ کے نورِ نظر ابراہیمؓ کو دوبارہ سلامِ نیاز عرض کر سکوں گا یا نہیں؟

شہیدانِ اُحد را باز دیدن
مزارش گل فگار آید کہ ناید

جنگ اُحد کے شہداء کے مزارات پر مجھے (دوبارہ) پھول نچھاور کرنا نصیب ہوگا یا نہیں؟

مزارِ شاہ عثمانؓ را رسیدن
زراہِ عشق باز آید کہ ناید

حضرت عثمان غنی رضؓ کے مزار پر (مجھے) دیوانہ وار دوبارہ حاضری نصیب ہو گی یا نہیں؟

بگلزارِ مزارِ آں حلیمہؓ
ادب گاہش دیدار آید کہ ناید

حضرت حلیمہ سعدیہؓ کے گلشنِ مزار کا جو امت کے لئے مقام ادب ہے مجھے (دوبارہ) دیدار میسر ہوگا، یا نہیں؟

فدا جانم شدہ از اہلِ بقیعہ
زِ خاکش پاک باز آید کہ نآید

میری جان اہل بقیع پر قربان ہو گیا مجھے دوبارہ اس خاکِ پاک پر آنا نصیب ہو گا یا نہیں؟

بمنزل گاہِ پاک ایوبؓ انصار
روندہ زائرین آید کہ نآید

حضرت ایوب انصاریؓ کے مکان کو جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی منزل گاہ بنی، دیکھنے کے لئے جانا (مجھے دوبارہ) نصیب ہو گا یا نہیں؟

مزارِ آں کمان و مصحفِ پاک
نظر انور شدہ آید کہ نآید

اُس کمان اور کلام پاک کی زیارت سے میری نظر دوبارہ منور ہو گی یا نہیں؟

غمامہ مسجد فاروقؓ و صدیقؓ
علیؓ مسجد نظر آید کہ نآید

مسجد غمامہ، مسجد حضرت عمر فاروقؓ، مسجد حضرتِ ابو بکر صدیقؓ اور مسجد حضرت علیؓ کو دوبارہ دیکھنا میری قسمت میں ہو گا یا نہیں؟

خدایا مسجدِ خاتونِؓ جنّت
دیدار چشم سر آید کہ نآید

اے خدا خاتونِ جنت کی مسجد کا دیدار میری آنکھ کو (دوبارہ) میسر آئیگا یا نہیں؟

مزارِ شاہ عبداللہ یارب
چوں نورِ چشم باز آید کہ ناید

اے خدا۔ شاہ عبداللہ کا مزار۔ دوبارہ میری آنکھ کا نور بنے گا یا نہیں؟

خدایا اصل ناسوتیٔ سرورؐ
چوں سرتاجِ بسر آید کہ ناید

اے خدا کیا مجھے حضور اکرم صلعم کے والد ماجد (حضرت عبداللہ) کے مزار مبارک پر باعزت دوبارہ آنا نصیب ہوگا یا نہیں؟

خدا قرباں سراز خاکِ حجازی
بہ تسلیم و رضا آید کہ ناید

اے خدا حجاز کی خاک پر قربان ہونے والا سر تسلیم و رضا کے ساتھ (دوبارہ) آئے گا یا نہیں؟

سرم سربستہ از رازِ ادب ہا
زِ عظمت در حجاز آید کہ ناید

میرے سر میں ادب کے راز پنہاں ہیں، حجاز میں عزت و عظمت کے ساتھ (دوبارہ) (اصلی) حاضری ہوگی یا نہیں؟

زِ قانونِ ادب خاکِ حجازی
چوں سُرمہ در بصر آید کہ ناید

ادب کے ساتھ (میں) حجاز کی خاک کو اپنی آنکھوں میں سرمہ کی طرح (دوبارہ) لگا سکوں گا یا نہیں؟

شمیمِ رونق و زیبِ مدینہ
حیاتِ جاں بجاں آید کہ ناید

مدینہ کو رونق اور زیب و زینت بخشنے والی شمیم جانفزا ہر ایک جان کو (دوبارہ) زندگی و تابندگی بخشے گی یا نہیں؟

درآں مسجد قبا راہِ روندہ
چوں برق برق تیز آید کہ ناید

بجلی کی طرح تیز تیز چلنے والا راہ رو اس مسجد قبا میں (دوبارہ) پہنچے گا یا نہیں؟

جبیں آسودہ در محرابِ مسجد
بسوزِ سجدہ باز آید کہ ناید

مسجد کے محراب میں راحت و سکون پانے والی پیشانی سجدہ کی تڑپ میں دوبارہ (وہاں) آسکے گی یا نہیں؟

بہ سجدہ سرفدا از مسجد شمس
نیازِ بے نیاز آید کہ ناید

مجھ سر قربان کرنے والے کا نیازمندانہ سجدہ حضرت کی مسجدِ شمس میں (دوبارہ) ادا ہوگا یا نہیں؟

بہ سلماں مسجد و باغش روندہ
مزارِ ہر دو نخل آید کہ ناید

حضرت سلمان فارسیؓ کی مسجد اور باغ میں جاکر (کھجور کے دو درختوں پہ (جو رسول پاکؐ نے لگائے تھے) حاضر ہونا دوبارہ میری قسمت میں ہوگا یا نہیں؟

قدم چالاک بھر خاکِ الشفا
دوائے باطنم آید کہ ناید

میرے تیز قدم اپنے دل کی دوا یعنی خاکِ شفا حاصل کرنے کیلئے دوبارہ پہنچیں گے یا نہیں؟

دل آسودہ شدہ سوئے حرم باز
بہ نزدِ پنجرہ آید کہ ناید

بیت الحرام سے راحت وسکوں حاصل کرنے کے بعد میرے دل کو پھر روضۂ اقدس کی جالی مبارک کے پاس دوبارہ حاضر ہونا نصیب ہوگا یا نہیں؟

ستادہ در حضورِ پنجرۂ توؐ
دلم با آہ و نالہ آید کہ ناید

آپؐ کے روضۂ اقدس کی جالی کے سامنے کھڑے ہوکر میرے دل کو آہ وزاری کرنا نصیب ہوگا یا نہیں؟

خدایا در اُحد بسپردہ جانم
مزارِ حمزۃؓ باز آید کہ ناید

اے خدا میدانِ اُحد میں حضرت حمزہؓ کے مزار مبارک پر اپنی جان حوالہ کرکے مجھے دوبارہ حاضری نصیب ہوگی یا نہیں؟

دیدارِ مسجدِ صاحب دو قبلہ
جمالِ گلرُخاں آید کہ ناید

دو قبلہ والی مسجد (مسجد قبلتین) کے خوبصورت جمال کا دیدار مجھے دوبارہ ہوگا یا نہیں؟

بمسجدِ خَمسَہ رفتن تیز رفتن
برائے سجدہ نیز آید کہ ناید

مسجدِ خَمسَہ میں تیز رفتاری سے سجدہ کیلئے جانا (مجھے دوبارہ) میسر ہوگا یا نہیں ؟

خدا در غارِ سجدہ یعنی صلّے
سر آسودہ جبیں آید کہ ناید

اے خدا غار سجدہ میں جو صلّی دکھلاتا ہے ، (میری) سکون والی پیشانی کے سر کو (دوبارہ) سجدہ کرنے کا موقعہ ملے گا یا نہیں ؟

زلالِ بئرِ عثماںؓ نوش جانم
دگر بارہ بہ جامم آید کہ ناید

حضرت عثمان غنیؓ کے کنوئیں سے دوبارہ مجھے صاف وشفاف پانی نوشِ جاں کرنا نصیب ہوگا یا نہیں

بہ تندی تیز راں سیّارِ خوش گام
قیام اندر حرم آید کہ ناید

تیز و خوش رفتار کاررواں دوبارہ حرم کے اندر ٹھہریں گے یا نہیں ؟

بہ ہشتم روز ختم "چہل سجدہ"
خطابِ رخصتم آید کہ ناید

مسجد نبویؐ میں چالیس نمازیں مکمل کرنے کے بعد آٹھویں روز حضور کی جانب سے مجھے رخصت کی دوبارہ اجازت نصیب ہوگی یا نہیں ؟

سلامِ الوداع بر جانِ حضرتؐ
زحسرت گفتہ گو آید کہ ناید

حضورؐ کے روضۂ اقدس پر الوداعی سلام پیش کر کے حسرت بھری گفتگو کے
کے ساتھ دوبارہ وہاں سے واپسی نصیب ہوگی یا نہیں؟

ہماں روزِ نہم تا شہر جدّہ
بہ جدّ و جُہد باز آید کہ ناید

نویں روز شہر جدّہ تک انتہائی کوشش کر کے واپس آنا مجھے (دوبارہ)
نصیب ہوگا یا نہیں؟

سکوں دو روزہ، ہم در شہرِ جدہ
جہازِ انتظار آید کہ ناید

جہاز کے انتظار میں شہر جدّہ میں دو دن قیام کرنا (مجھے دوبارہ)
نصیب ہوگا یا نہیں؟

برائے دیدِ غلافِ کعبہ

برائے دیدِ زلفِ عنبر نیش
غلافِ کعبہ جلوہ آید کہ ناید

اس کی (خانۂ کعبہ کی) زلف عنبریں کے دیدار کے لئے خانۂ کعبہ کے غلاف
کا جلوہ مجھے دوبارہ نظر آئے گا یا نہیں؟

تعریف لفظِ عرب

زحرفِ عین خواصاتِ ثلاثہ
زِاقوامِ عرب آید کہ ناید

کیا عرب اقوام میں حرف عین سے تین خصوصیات پیدا ہونگی یا نہیں ؟

شجاعت با سخاوت شعرخوانی
بہ نغم و ساز وسوز آید کہ ناید

کیا نغمہ اور ساز وسوز کیساتھ، شجاعت، سخاوت اور شعر خوانی بھی ہوگی یا نہیں ؟

ازیں عین عبرتِ توحید وتجرید
زکثرتِ وحدتش آید کہ ناید

اس عین سے توحید و وحدانیت مراد ہے کیا مخلوق کو اس کی وحدانیت سمجھ میں آئے گی یا نہیں ؟

ز رآ تنزیلِ رحمت سوئے کثرت
محمدؐ مصطفٰےؐ آید کہ ناید

حرف رآ سے اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمت کا نزول مخلوق پر جو محمد مصطفٰےؐ کے باعث پیدا کی گئی مخلوق پر نازل ہوگی یا نہیں ؟

زتنزیلات ذات اوصاف و اسماء
نبیؐ افعالِ کتاب آید کہ ناید

یہ چھ تنزیلات یعنی ذات الہٰی، اوصاف النبی، اسماء الہٰی، ذاتِ پیمبر، اوامر و نواہی

اور قرآن پاک کی تجلیات اور اثرات مجھے (دوبارہ) میسر ہوں گے یا نہیں؟

زِ تاثیراتِ تکوینات امری!
یکوں یا رنگ، چند آید کہ ناید

امر الٰہی کی تکوینی تاثیرات سے عرب میں موجود جملہ مختلف مظاہر کا مجھے دوبارہ مشاہدہ ہوگا یا نہیں؟

ایں ستہ نزلتًا از راءِ رحمٰن
بمرحوماں نزول آید کہ ناید

لفظِ رحمٰن کی راء سے یہ چھ نازل کی ہوئی خصوصیات امت مرحومہ پر نازل ہوں گی یا نہیں؟

ز رحمٰن صورت ایں امکاں گرفتہ
چوں مظہر در ظہور آید کہ ناید

اسم رحمٰن سے یہ دنیا ظہور پذیر ہوئی ہے اس کا مظہر بار ثانی ظہور پذیر ہوگا یا نہیں؟

ز حرفِ باءِ زباری برکتِ خاص
ز املاکِ عرب آید کہ ناید

حرف باء سے اللہ تعالیٰ کی خاص برکت ممالکِ عرب پر نازل ہوگی یا نہیں؟

ایں حرفِ باء، زِ اعراب است موقوف
رموزِ وقف او آید کہ ناید

یہ حرف باء لفظ اعراب کی باء پر موقوف ہے اس باء کے وقف کے اسرار و رموز مجھ پر دوبارہ ظاہر ہونگے یا نہیں؟

زِ حرفِ بآء کہ توقیفِ ہدایت
بہ تخصیص عرب آید کہ ناید

حرف بآء جس پر ہدایت موقوف ہے، خاص عرب کو عطا ہوگی یا نہیں۔

ازیں حرفِ مبارک رَوح و ریحان
چوں زَرِ راحم بجاں آید کہ ناید

اس حرفِ مبارک سے خدائے رحیم کی عنایت "رَوح و ریحان" عرب کو عطا ہوگی یا نہیں؟

شرابِ خُمِ سیدپوریؒ
بہ آیاغِ غلام آید کہ ناید

حضرت سیدشمس الدینؒ سیدپوری کے خم کی شراب (مجھ) غلام ربانی کے پیالہ میں دوبارہ آئے گی یا نہیں؟

لفظ مکّہ مکرّمہ

حلقۂ میم بہرِ آں شہرِ اَمین
قلعۂ امن است از امنِ اَمین

مکہ کے میم کا حلقہ رسول مکہ شہر کے لئے امن کا ایک قلعہ ہے۔

حرفِ میم دائرہ حدودِ مکہ شد
ناز و نعمت درحصارِ مکہ شد

میم کے حرف نے مکہ کی حدود کے گرد ایک دائرہ کھینچ دیا اور مکہ کے حصار کے اندر ناز و نعمت جمع ہوگئیں۔

عظمت و شوکت جلالت شانِ اُو
برکت و عزّت متانت شانِ اُو

عظمت، شوکت، جلال، برکت، عزت اور احسان اس کی شان ہے۔

کافِ مکہ منزلِ انوارِ حق
ہائے مخفی مرکزِ اسرارِ حق

مکہ کا کاف انوارِ الٰہی کی منزل ہے اور ہائے مخفی اسرارِ خداوندی کا مرکز ہے۔

ذاتِ کعبہ صورۃً گشتہ مثاب

درحقیقت مظہرِ ذات التوّاب

خانہ کعبہ بہ ظاہر ثواب حاصل ہونیکی جگہ ہے۔ لیکن حقیقت میں یہ ذات باری (التواب) کی مظہر ہے۔ جہاں توبہ قبول ہوتی ہے۔

دیدن مظہر دیدارِ ظاہر است

ناظر و منظر جلالِ ظاہر است

مظاہرِ قدرت کا (خانہ کعبہ کا) نظارہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کا جلوۂ ظاہری ہے اور یہ ناظر و مناظر (حجاج و خانہ کعبہ) اللہ تعالیٰ کے جلالِ ظاہری ہیں۔

حصۂ علوی کہ از کافِ مکہ

سرفراز ید است اندر لامکاں

کافِ مکّہ کے بالائی حصہ کی لامکاں (ذاتِ الہٰی) تک رسائی ہے۔

مغفرت فیضاں گرفت از لامکاں

منزلش نازل شد اندر مکاں

بخشش جو خانۂ کعبہ میں (حاجیوں پر) نازل ہوتی ہے وہ فیضانِ خداوندی ہے۔

قبۂ نوری مربّع در قیام

از مکاں تا لامکاں نورِ تمام

خانہ کعبہ کا مربع شکل کا نوری گنبد مکاں سے لامکاں تک نور ہی نور ہے۔

انتہائے قبّہ تا قدرت شُدہ

بے نہایت کاریگر قدرت شُدہ

گنبد کی (خانہ کعبہ کی) عظمت و بزرگی قدرت الٰہیہ کا مظہر ہے۔ (کیونکہ) قدرت ایک عظیم کاریگر ہے۔

از مکاں زمزم و نور از لامکاں
درمیانش کعبہ شد زیبِ جہاں

چشمۂ زمزم تو مکہ معظمہ میں ہے۔ لیکن اس کا نورِ برکت منجانب باری تعالیٰ ہے اور خانہ کعبہ ان دونوں کے درمیان زینت و رونقِ عالم کا باعث ہے۔

جسمِ ناسوتی زِ زمزم تازہ شد
رُوحِ لاہوتی زِ نورش تازہ شد

دنیاوی جسم آبِ زمزم سے تازگی حاصل کرتا ہے اور لاہوتی رُوح نورِ الٰہی سے تازہ ہوتی ہے۔

حاجیاں اندر مطاف اند صورتاً
در طوافِ ذات اند سیرتاً

حاجی حضرات ظاہری طور پر خانہ کعبہ کے طواف میں مصروف ہوتے ہیں، لیکن باطنی طور پر ذات باری تعالےٰ کا طواف کرتے ہیں۔

کبریائے سطوت و عظمت جلال
حاجیاں چوں مظہرش در قال و حال

(خانہ کعبہ میں) حاجی حضرات جو ذاتِ باری تعالےٰ کے مظہر ہیں اُس کی کبریائی سطوت اور عظمت و جلال کے ذکر و عمل میں مصروف ہیں۔

من ندانم پس خدا عالم تراست!
بر حقائق جملگی قادر تراست

میں اس کے سوا کچھ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہی بہترین عالم ہے اور وہ تمام حقیقتوں پر قدرتِ کاملہ رکھتا ہے۔

از زمیں فوّارہ زمزم بے قرار
از سماء انوار نازل درقطار

زمیں سے آبِ زمزم کا فوارہ پھوٹ رہا ہے اور آسمان سے انوارِ رحمت لگاتار نازل ہو رہے ہیں۔

حاجیاں سیراب از آبِ زُلال
جسم و جاں برّاقِ انوارِ جمال

حاجی حضرات مصفّا پانی سے سیراب ہو رہے ہیں اور ان کے جسم و جاں جمالِ الٰہی کے نُور سے روشن ہیں۔

از مکیدِ ہر دو فیضان زندگی
آں خزید اندر مناسک بندگی

اور ان ہر دو سے زندگی فیض پاتی ہے اور یہ دونوں ہی مناسک بندگی میں داخل ہیں۔

ایں غلام اندر غلامی کن شمار
یا سَتَّارُ یا عَزِیزُ یا غَفَّار

اے باری تعالیٰ تو پردہ پوش، مہربان اور بخشنہار ہے لہٰذا (مجھ) غلام ربانی کو اپنی غلامی میں شمار فرما۔

جبلِ اُحد

از الف عبرت شده توحیدِ ذات
حرفِ حا هم دال شُد بر حُبّ ذات

(اُحد) کے الف سے توحیدِ ذات الٰہی مراد ہے اور حرفِ حا ذاتِ الٰہی کی محبت پر دلالت کرتا ہے۔

حرف دال آمد دلیلِ قربِ ذات
منظرِ کوہے بہ سیرت ذاتِ ذات

حرفِ دال ذات الٰہی کے قرب کی دلیل ہے اور پہاڑ کا منظر سیرتاً ذاتِ باری تعالیٰ کا مظہر ہے۔

عاشقانہ ایں اُحد بر مصطفےٰ
والہانہ جاں سپردہ جاں فدا

اس اُحد (پہاڑ) نے عشق و محبت میں اپنی جان دیوانہ وار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا کر دی۔

مصطفےٰ را میلِ طبعی سوئے اُو
صلۂ عشقِ اُحد شد روئے اُو

رسول پاک کا طبعی میلان اُس کی (اُحد کی) طرف تھا، اس کے جواب میں

اُحد کو آپؐ سے عشق ہوگیا۔

عشقِ احمدؐ رحمتاً شُد بر اُحد
از اطاعت بر محمدؐ شد اُحد

رسول اللہؐ کی اُحد سے محبت از روئے رحمت تھی اور اُحد کی آپ سے محبت بربنائے اطاعت تھی۔

مسئلہ

اخگرِ عشقے بہ استعدادِ دل!
از وفورِ قدرت آمد دادِ دل

عشق کا شعلہ دل کی استعداد کے مطابق ہوتا ہے اور اس کی داد قدرت اپنی شان کے مطابق دیتی ہے۔

چوں خدا خواہند گیرد التہاب
شور و غوغا در طلب از تاؤ تاب

اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے بندے کی طرف توجہ مبذول فرما لیتا ہے اور بندہ عشق الٰہی کی طلب میں شور و غوغا شروع کر دیتا ہے

عشقِ احمدؐ رحمتاً للعالمین
عشقِ اُحد طاعتاً للمرسلین

رسول پاکؐ کی محبت سارے جہان کے لئے رحمت کے طور پر ہے اور اُحد پہاڑ کا عشق آپ کی محبت و اطاعت کے باعث ہے۔

عشقِ احمد سوئے او مشتاق بود
عشقِ اُحد سوئے او محتاج بود

حضورؐ کی محبت اس کی (اُحد کی) مشتاق تھی اور اُحد کا عشق آپ کا محتاج تھا۔

این مزاقِ من خدا عالم تر است
اِنَّہٗ عَافٍ غلام قاصر است

میری اس پراگندگی کو خدا تعالےٰ بہتر جانتے ہیں بیشک وہ معاف کرنے والے ہیں اور (میں) غلام (غلام ربانی) قصوردار ہوں۔

عشق را با عشق باشد کاروبار
ذوق را با ذوق است یارِ غار

عشق کو عشق سے لگاؤ ہے اور ذوق کو ذوق سے یعنی باہم گہری دوستی ہے۔

عشق را با عشق دلداری بود
ذوق را با ذوق خوش خواری بود

عشق کو عشق سے دلی اطمینان حاصل ہوتا ہے اور ذوق کو ذوق سے لذت ملتی ہے۔

گر نباشد ذوق دیدارش کجا
گر نباشد عشق اذکارش کجا

اگر ذوق ہی نہیں تو (محبوب) کا دیدار کیسے (نصیب ہو) اور اگر عشق ہی نہ ہو تو ذکر محبوب کیسے (ہوسکتا ہے)

عشق را از عشق باشد زندگی
ذوق را از ذوق باشد بندگی

عشق کو عشق سے زندگی ملتی ہے اور ذوق کو ذوق سے بندگی میسر آتی ہے۔

گر نباشد عشق وصالش کجا
گر نباشد ذوق اخلاصش کجا

اگر عشق نہ ہو تو (محبوب کا) وصال کیسے (نصیب ہو) اور اگر ذوق نہ ہو تو خلوص کیسے (مل سکتا ہے)۔

پیر سید پوریؒ منیر باب دل
گر نباشد کے در سند لبب دل

پیر و مرشد سید پوریؒ دل کے باب کو روشن کرنے والے ہیں، اگر آپؒ نہ ہوتے تو دل کا باب کیسے روشن ہوتا۔

مظہرِ وصفِ ھدیٰ شُد پیرِ منؒ
مشربِ سنّت نُما شد پیرِ منؒ

میرے پیر و مُرشد اللہ تعالےٰ کی صفتِ ہدایت کے منظہر ہیں اور (رسولِ پاکؐ کی) سنّت کا راستہ دکھانے والے ہیں۔

آبِ زمزم

من ندانم آب زمزم آب است
یا یہ صورتِ آب نورِ ناب است

میں نہیں جانتا کہ زمزم کا پانی (صرف) پانی ہی ہے یا پانی کی صورت میں ایک روشن نُور ہے۔

در طبیعت آب بلغم آر است
لیک زمزم نوُرِ بارش بار است

عام پانی طبعاً بلغم پیدا کرتا ہے لیکن زمزم کا پانی دلوں پر نور کی بارش کرنے والا ہے۔

آں جگر تاپیدہ مادر ہاجرہؓ
آب طلبیدہ دو دیدنا باصرہ

حضرت ہاجرہؓ (حضرت اسمٰعیلؑ کی) پریشان دل والدہ پانی کی تلاش میں بھاگی بھاگی پھریں۔

آب از دستورِ غیب آمد پدید
زمزمش فرمودہ از خشکِ مدید

پانی غیب سے ظاہر ہو گیا اور خشک مٹی ڈالتے ہوئے اُسے فرمایا زمزم (ٹھہر جا، رُک جا)

آفریں بر ہمتِ اعلائے اُو
آفریں بر دعوتِ اہدائے اُو

اُن کی عالی ہمتی پر اور انکی ہدایت کی طرف بلانے پر آفرین ہے۔

آفریں بر مُنعمِ نعمت رساں
آفریں بر رحیمِ آں رحمت رساں

نعمت پہنچانے والے منعم (اللہ تعالےٰ) اور رحمت کرنے والے رحیم (اللہ تعالےٰ) پر آفرین ہے۔

آفریں بر فیض جاری دائمًا
آفریں بر رزق ساری قائمًا

ہمیشہ جاری رہنے والے فیض اور مستقل رواں رزق پر آفرین ہے۔

آفریں بر زورِ آں پاشانہ پاک
آں زِ زورش آب آمد از مغاک

(حضرت اسمٰعیلؑ کی) ایڑی مبارک پر آفرین ہے۔ جس کی رگڑ کے زور سے پیدا ہونے والے گڑھے سے (چشمہ کی صورت میں پانی جاری ہوگیا۔

زورِ فیضِ صاحبِ ادراک است
کہ از زمیں باریدہ آبِ پاک است

صاحبِ ادراک کے فیض کا زور ہے کہ زمین سے پاک پانی نمودار ہوُا۔

تا قیامت زورِ فیضِ اسمٰعیل
سیل بر سیل است از آبِ رحیل

حضرت اسمٰعیلؑ کے فیض کے اثر سے بہتا ہُوا پانی قیامت تک بکثرت جاری رہے گا۔

مُرغ و ماہی اِنس و جاں سیراب است
نورِ جانش نوشِ اُو زیں آب است

پرندے، مچھلیاں، انسان سب اس سے سیراب ہو رہے ہیں اور اس پانی (آبِ زمزم) کا پینا ان کی جان کے لئے نور ہے۔

ایں ملوثِ لوثِ چرکِ اندریں
نوشِ ایں زمزم بذوقِ انگبیں

اس پانی میں ایسے اجزاء شامل ہیں کہ اس کے پینے سے شہد کا ذائقہ حاصل ہوتا ہے۔

ہاجرہؓ از تشنگیءِ تاء و تاب
از صفا تا مروہ رفتہ در شتاب

حضرت ہاجرہؓ پیاس کی شدت کے باعث جوش و خروش کے ساتھ صفا سے مروہ تک تیز رفتاری سے قدم رنجاں تھیں۔

رُوحِ او مائل بہ اسمٰعیل بود
جسمِ او مائل بہ آبِ نیل بود

اُن کی رُوح حضرت اسمٰعیل کی طرف اور ان کا جسم دریائے نیل کے پانی کی طرف متوجہ تھا۔ (حضرت ہاجرہؓ (روحانی) باطنی طور پر حضرت اسمٰعیلؑ کی جانب متوجہ تھیں۔ مگر (جسمانی) ظاہری طور پر ان کی توجہ دریائے نیل کے پانی کی طرف لگی ہوئی تھیں۔

چوں بہ واپس آمدہ سیراب شد
از عطائے رب عطائے آب شد

جب آپ واپس تشریف لائیں تو (پانی) سے سیراب ہوئیں۔ اللہ تعالےٰ کی عنایت و بخشش سے (انہیں) پانی عطا ہوا۔

توبہ توبہ ایں غلام از بس گناہ
در امیدِ عفو باشد از اللہ

یہ غلام (غلام ربانیؒ) اللہ تعالےٰ سے معافی کی اُمید رکھتے ہوئے اپنے جملہ گناہوں سے توبہ کرتا ہے۔

در زُلالِ مغفرت غرقاب کن
از کمالِ معرفت شاداب کن

(اے خدا مجھے) بخشش کے مصفےٰ پانی میں ڈبو دے اور کمال معرفت سے سرسبز و شاداب فرما۔

باز در بیانِ زمزم

(آبِ زمزم کے مزید بیان میں)

بارِ دیگر تشنۂ دار در آمدہ
آبِ زمزم نوشش دارد آمدہ

میں دوسری مرتبہ تشنہ لب (پیاسا) حاضر ہوا ہوں (آبِ زمزم مجھے پھر عطا ہو)

من ندانم شکرِ آں مادر چہ رنگ
از نوازشش جملہ عالم گشتہ دنگ

میں نہیں جانتا کہ اُس مادرِ مہربان (حضرت ہاجرہؓ) کا شکریہ کس طرح ادا کروں اُن کی عنایت سے ساری مادی دنیا ورطۂ حیرت میں پڑی ہوئی ہے۔

خاص رحمت در حقِ مادر پسر
عام گشتہ فیض او در بحر و بر

ماں اور بیٹے کے لئے یہ (اللہ تعالےٰ) کی ایک خاص رحمت و عنایت تھی مگر اس (خدا) کا یہ فیضان تری اور خشکی (جملہ مخلوق) کے لئے عام ہو گیا۔

تا قیامت نورِ زمزم نائر است
تا قیامت شورِ زمزم باہر است

قیامت تک زمزم کا نور روشن رہے گا اور اس کا زور و شور (بھی) قائم رہے گا۔

چشمۂ نوری نور یا لائے عرش
چشمۂ زمزم ز نورِ عینِ فرش

نور کا نوری چشمہ تو عرشِ معلیٰ پر رواں ہے لیکن زمزم کا چشمہ زمین کی آنکھ کے نور سے پھوٹا ہے۔

چشمۂ نور نور بخشِ ذاکراں
آبِ زمزم رُوح بخشِ حاجیاں!

نور کے چشمہ سے ذاکرین کو نور حاصل ہوتا ہے اور آبِ زمزم سے حاجیوں کی رُوح کو تسکین ملتی ہے۔

چشمۂ نوری کہ تدبیرِ عَلَم
از توازِ نُور نازل در عَالَم

آبِ زمزم ایک نور کا چشمہ ہے جسے خلق کے لئے تجویز کیا گیا اور اسے عنایت الٰہی سے جہان میں اتارا گیا۔

چشمۂ زمزم کہ سیرابِ عَلَم
از نوازِ فیض غرقابِ عَلَم

آبِ زمزم ایک جہان کو سیراب کرنے والا ہے جو خدا کی عنایت سے زمین کے اندر ہی موجود ہے۔

بہرِ سیری پا پیادہ تشنگاں
بہرِ تسکیں سوئے زمزم شد رواں

پیاسے لوگ (حاجی) تسکین حاصل کرنے کے لئے ننگے سر پیدل آبِ زمزم کی طرف دوڑتے چلے جاتے ہیں

بیانِ بدر شریف

ریگِ ریگستانِ بدر زعفران
از خواصِ روحِ روحِ زعفران

ریگستانِ بدر کی ریت زعفران (جیسی) ہے اور رُوح کی خاصیت سے زعفران کی روح ہے۔

ہیبتِ لشکر سماوی تاہنوز
در نواحِ بدر حاوی تاہنوز

آسمانی لشکر کی ہیبت اب تک بدر کے گرد و نواح میں طاری ہے۔

نعرۂ اللّٰہُ اَکْبَر تاہنوز
نعرۂ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہ تاہنوز

اور ابھی تک (وہاں) نعرۂ اللّٰہُ اَکْبَر اور نعرۂ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہ (گونجتے ہیں)

برقِ شمشیرِ درخشاں تاہنوز
زخمِ تیرانِ دل اندوز تاہنوز

ابھی تک (بدر) میں چمکدار تلواروں کی چمک اور دل کے اندر گھس جانے والے تیروں کے زخموں کی یاد موجود ہے۔

دستِ داعی در مقاماتِ دُعا
سوئے ذاتِ اقدس گرفتہ در دُعا

دعا کے مقامات پہ دعا مانگنے والے کا ہاتھ ذاتِ اقدس (اللہ تعالیٰ)
کی طرف دعا کے لئے اُٹھا ہوا ہے۔

آفریں بر لشکرِ اسلامیاں
لعنتی بر لشکرِ کفرانیاں

مسلمانوں کے لشکر پہ آفریں اور کافروں کے لشکر پر لعنت ہو۔

در ترادُف لشکرِ روحانیاں
در تاسُّف لشکرِ بدکاریاں

روحانیوں کے لشکر پہ آفریں ہے اور بدکاروں کے لشکر پر حیف و
افسوس ہے۔

آں شہیدِ بدر چوں بدرِ منیر
تا قیامت زندہ چوں روحِ منیر

بدر کے شہداء چودھویں کے منور چاند کی طرح روحانی تابندگی کے ساتھ
قیامت تک زندہ رہیں گے۔

تمنّائے جبلِ نورؔ

اے دِل بے رنگِ من رنگِ حرا غارِ حرا
از عرش تا فرشِ حرا رنگیں شو رنگین شو

اے میرے بے رنگ و بے نور دل تو بھی اسی طرح منور ہو جا جس طرح غارِ حرا کی روشنی عرش سے غارِ حرا کے فرش تک منور ہے۔

اے نورِ تنزیلِ ہدیٰ رنگین کُن فرشِ دُجیٰ
عشقِ حرا ، غارِ حرا ، یارِ حرا ، نورِ حرا

اے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ نورِ ہدایت تمام کائنات کو روشن کردے۔ جیسے عشقِ حرا نے غارِ حرا کو اور نورِ حرا نے یارِ حرا (صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) کو تابندگی عطا فرمائی۔

یارِ حرا یارِ من است دلخواہ دلدارِ من است
دلدار و دلدارِ من است کارِ حرا ، یارِ حرا

یارِ حرا میرے بھی محبوب ہیں وہ ہستی میری دلدار ہے اور غارِ حرا کا جو کام ہے (ہجرت) وہ میرا بھی محبوب اور پسندیدہ ہے۔

صلِّ علیٰ ختمُ الرُّسُل صلِّ علیٰ ھادِ السُّبُل
نورِ صدر شقِّ الصدر خیر البشر خیر الوریٰ

درود و سلام ہو حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر جو راہِ ہدایت سے آشنا کرنے والی ذات ہیں، وہی شقِ صدر کا نور اور افضل البشر اور مخلوقات میں سب سے افضل اور اعلیٰ ذات ہیں۔

گردِ غبارِ پائے تُو بوئے نسیم نائے تُو!
ایمان من آمان من غارِ حرا نورِ حرا

آپؐ کے نقوش پا کی خاک اور آپؐ کے وجودِ مبارک کی خوشبو میرے لئے ایمان افزا اور میرے امن و سکون کا موجب ہے، جو درحقیقت غارِ حرا کی روشنی سے منور ہے۔

از خاکروباں ایں غلام بشمار اے خیر الانام
بارِ دگر یارِ جگر کوہِ حرا غارِ حرا

اے کائنات کی سب سے افضل و بہتر ذاتِ گرامی مجھ غلام (غلام ربانیؔ) کو بار ثانی غارِ حرا کی جاروبی کے شرف سے سرفراز فرما!

تاثراتِ حرم شریف

مردیت برخواستہ از مرداں
اِنسیت برداشتہ از اِنسیاں

دوران حج (کامل توجہ الی اللہ کے باعث) حاجی مرد اپنی مردانگی بھول گئے ہیں اور حاجی عورتیں اپنی نسوانیت بھلا بیٹھی ہیں۔

آتشِ مرداں بہ خاکستر شدہ
آتشِ نسواں زِنسواں بر شدہ

اسی انہماک کی وجہ سے حاجی مردوں کا جوش و ترنگ دب گیا اور حاجی عورتوں کی روحِ نسوانیت ماند پڑ گئی۔

بے خبر مرداں شد از مردانگی
بر طرف نسواں شد از نسوانگی

حج کے مقدس ماحول میں حاجی مرد اپنی مردانگی سے بے تعلق ہو گئے اور حاجی عورتوں نے اپنی نسوانیت کو نظر انداز کر دیا۔

در مطافِ عبدیت با یکدگر
چوں فرشتہ سر بہ تسلیمِ خبر

(حاجی حضرات) مقامِ عبدیت (طواف کی جگہ) میں ایک دوسرے کے ساتھ فرشتوں کی طرح حکم الہٰی پر سر تسلیم خم کئے ہوئے ہیں۔

اضطباعِ مرداں رملِ زناں
بازوِ شاہیں با کبوتر ہمسراں

(حاجی) مردوں کے اضطباع اور (ساتھ ہی) عورتوں کے رمل میں ایسی بے ضرر اور خلافِ معمول صورتِ حال پیدا ہو گئی ہے جیسے کوئی شاہیں کسی کبوتر کے ہمراہ ہو۔

چوں ملائک سر بہ تسلیم و رضا
در مطاف و در طوافش سر فدا

(حاجی صاحبان) فرشتوں کی طرح سرِ تسلیم و رضا خم کئے ہوئے مطاف و طواف میں قربان ہو رہے ہیں۔

بے خبر از جان و تمان و مان خود
بے خطر از خویش و از سامان خود

(حاجی حضرات دوران حج) اپنی جان، اپنے خاندان اور اپنے ذاتی وقار سے بالکل بے خبر ہو گئے ہیں اور اب انہیں اپنے اور اپنے سامان کے بارے میں کسی قسم کے خطرہ کا کوئی احساس نہیں ہے۔

ہر یکے مائل بسوئے استلام
التزام ملتزم در انتظام

ہر ایک استلام (حجرِ اسود کو بوسہ دینا) کی طرف متوجہ ہے اور ملتزم (غلافِ کعبہ کا وہ حصہ جو باب اور حجرِ اسود کے مابین ہے) کو پکڑنے کے انتظام میں مصروف ہیں۔

نعرۂ تکبیر در رکنِ یمیں
حمد گوینده و سائندہ جبیں

(حجاج) رکن یمانی کے پاس اللہ اکبر اور الحمد اللہ کہنے کے ساتھ ساتھ اپنی پیشانی بھی رگڑتے ہیں۔

عشقِ خاتونانِ حج اندر فنا
پایۂ اخلاصِ شاں اندر بقا

(حج کے دوران) حاجی عورتوں کا عشق فنا ہوگیا ہے اور ان کے اخلاص کو بقا حاصل ہوگئی ہے۔

رشکِ مرداں است اخلاصِ زناں
شورِ مرداں است سوزِ بیدلاں

حج کے موقع پر دورانِ عبادت حاجی عورتوں کا اخلاص (حاجی) مردوں کے لئے قابل رشک ہے اور (حاجی) مردوں کے دل میں بھی سوز اور جوش و خروش نہیں رہا۔

در مذاقِ چشم و گوش و ہوشہا
ہر یکے از فرط ذوق مدہوشہا

ہر حاجی آنکھ کان اور ہوش کی لذت میں بے انداز لطف اندوزی کے باعث مدہوش ہے۔

ہر یکے در کارِ استحضار بود
از خیالِ ماوراء بیزار بود

ہر ایک (حاجی) پوری توجہ اور انہماک سے استحضارِ ذات میں غرق ہے اور ماسوی اللہ کے تصور و خیال سے بیزار ہے۔

از درونِ خواب و خورش برخاستہ
از درونِ ہوش و ہوس برداشتہ

(ہر ایک حاجی) سونے اور کھانے پینے سے بے نیاز ہو گیا ہے اور وہ ہر ہوشیاری اور ہر قسم کے لالچ سے باز آ گیا ہے۔

خشک لب تر میکند از بوسہا
اندرونش نیک و پاک از لوثہا

(ہر حاجی) اپنے خشک ہونٹ حجرِ اسود کے بوسوں سے تر و تازہ کرتا ہے اور اس کا باطن نیک اور آلائشوں سے پاک ہو گیا ہے۔

در تمنائے جمالِ اسود است
در تماشائے غلافِ اسود است

(ہر حاجی) حجرِ اسود کا جمال (دیکھنے کا) تمنائی ہے اور (خانہ کعبہ) کے سیاہ غلاف کو دیکھنے میں مصروف ہے۔

دور تابندہ کنارِ اسود است
نور یابندہ جمالِ اسود است

حجرِ اسود کا کنارہ دور تک چمک رہا ہے اور ہر حاجی حجر اسود کے جمال سے نور حاصل کر رہا ہے۔

آں شعاعِ روئے در دردِ جگر
از مقامِ ابراھیم اندر نظر

کمالِ محبت سے (خانہ کعبہ کے) چہرے کی وہ کرن مقامِ ابراہیم سے نظر آتی ہے۔

جلوۂ شمس است نورِ ملتزم
شعلۂ ناب است نورِ ملتزم

حجاج کے لئے نورِ ملتزم آفتاب کا ایک جلوہ اور ایک چمکدار شعلہ ہے۔

من چہ گویم از کمالاتِ حرم
خود حریم اللہ بود ذاتِ حرم

میں حرم شریف کے کمالات کیا بیان کر سکتا ہوں، حرمِ پاک خود ہی اللہ تعالےٰ کا حریم ہے۔

حیرت انگیز آں کمالاتِ حرم
از غلام آموز کراماتِ حرم

حرم کے کمالات حیرت انگیز ہیں۔ لہٰذا حرم کی کرامات مجھ غلام (غلام ربانی) سے سیکھ۔

تمیز ذات و کعبہ (تقدیس)

ذاتِ کعبہ غیر و ذاتِ ذات غیر
مظہرِ امر است و ذاتِ ذات غیر

خانہ کعبہ اور ذات باری تعالےٰ جدا جدا ہیں، کیونکہ خانہ کعبہ امر الٰہی کا مظہر ہے ۔جبکہ ذات باری تعالیٰ اس سے الگ ہے۔

جسم دیگر، روح دیگر، جاں دِگر
لیک تعلق بستہ شد بایکدگر

جسم، روح اور جان الگ الگ ہیں لیکن (ان کا) ایک دوسرے کے ساتھ رشتہ و تعلق قائم ہے۔

بیت دیگر صورتِ کعبہ دِگر
ذات دیگر سیرتِ قدرت دِگر

خانہ کعبہ کی شکل و صورت دوسری عمارات سے اسی طرح مختلف ہے جس طرح ذاتِ خداوندی صفاتِ خداوندی سے مختلف ہے۔

امر را با دو طرف نسبت بود
سوئے آمر سوئے ماموت بود

امر (حکم) کا تعلق دو طرفہ ہوتا ہے ۔ ایک آمر حکم دینے والے اور دوسرا مامور (جس کو حکم دیا جائے) کے ساتھ ہوتا ہے۔

صورتِ کعبہ زسیرت شد جدا

سیرتِ کعبہ زسیرت نا جدا

خانہ کعبہ کی ظاہری شکل و صورت سیرتِ قدرت سے الگ ہے، مگر خانہ کعبہ کی سیرت، قدرت کی سیرت سے جدا نہیں ہے۔

چوں کہ شیطاں امر را ساجد نہ شد

تا قیامت کارِ او راشد نہ شد

چونکہ شیطان (جسے کثرت عبادت کے باعث اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل ہوگیا تھا) نے حکمِ خداوندی پر (آدمؑ کو) سجدہ نہ کیا اس لئے قیامت تک کیلئے اس کا عمل رشد و ہدایت والا نہ رہا بلکہ کاسد و مذموم ہوگیا۔

امتحاں قلبی است در امرِ حکیم

رمز مخفی است در حکمِ حکیم

حکیم (اللہ تعالےٰ) کے ہر حکم میں دل کا امتحان مقصود ہوتا ہے اور اس کے ہر حکم میں کوئی نہ کوئی راز پوشیدہ ہوتا ہے۔

لَا تُزِغْ قَلْبًا دعا گو اے غلام

بعد از کار ہدایت والسّلام

اے غلام (غلام ربانیؒ) دعا مانگ کہ (اے اللہ تعالیٰ) میرے دل کو نہ پھیر بلکہ بعد از ہدایت مجھے سلامتی (عطا فرما)

چوں مذاقی شد حضورِ حاضراں

فہم ناید در بیانِ سامعاں

جو لذت عشاق کو محبوب کے حضور حاصل ہوتی ہے وہ سننے والوں کو بیان کے ذریعہ سمجھ میں نہیں آسکتی۔

بوئے گُل از گُل ہمی باشد بدر
صورتِ او لیک ناید درنظر

(جیسا کہ) پھول کی خوشبو تو پھول سے باہر آتی ہے لیکن وہ صورتاً نظر نہیں آتی۔

از دہن پُرس ذوق ہائے میوہ ہا
دست و پارا نیست تابِ ذوق ہا

پھلوں کا ذائقہ منہ سے دریافت کر۔ ہاتھ اور پاؤں کو ذائقہ کی کیا خبر؟

از مشامہ پُرس کیفِ بُوئے گُل
تا بگوید مُو بمُو از خُوئے گُل

قوّتِ شامّہ (سونگھنے کی قوّت) سے پھُول کی خوشبو کی کیفیت معلوم کر تاکہ وہ تجھے پھول کی عادات کے بارے میں باریک سے باریک نکتہ بتادے۔

ذوقِ عارف برتر از افلاک ہا
شوقِ عارف برتر از املاک ہا

عارف (اللہ کی معرفت رکھنے والا) کی (معرفت الٰہی) کی لذت اور ذائقہ آسمانوں سے بھی بلند تر ہے اور اس کا (معرفت الٰہی) حاصل کرنے کا شوق دنیاوی چیزوں سے بالا ہے۔

ذوقِ عارف ختم بر تقدیس شد
ذوقِ عالِم ختم بر توحید شد

عارف کے ذوق کی انتہا تقدیسِ (الٰہی) پر اور عالِم کے ذوق کی انتہا توحیدِ الٰہی پر ہوتی ہے۔

جہل و حیرت ذوقِ عرفانی بود
علم و حکمت ذوقِ علمانی بود

لاعلمی اور حیرانی معرفت کا ذوق ہے اور علم و حکمت ذوقِ علمیّت ہے۔

شور و فریادِ علیلاں دیگر است
ذوقِ تاثیرِ مریضاں دیگر است

بیماروں (عاشقانِ الٰہی) کا شور و غل (ہاؤ ہُو) کرنا اور بات ہے۔ لیکن انہیں (عشق) کے اثر سے جو لذت حاصل ہوتی ہے وہ بالکل مختلف ہے۔

آنکہ رنجور است ذوقش کارِ او
غیرِ رنجوراں نہ دارد بارِ او

جو (عشق الٰہی کے) رنج و غم میں مبتلا ہے، اسے لذت حاصل ہے اور جو رنجیدہ نہیں وہ اس ذائقہ کو برداشت نہیں کر سکتا۔

عشقِ معشوقاں مذاقِ عاشقاں
ہجرِ معشوقاں فراقِ عاشقاں

محبوب (ذات الٰہی) کا عشق عاشقوں کو لذت بخشتا ہے اور محبوب کا ہجر عاشقوں کے لئے درد اور تڑپ کا باعث بنتا ہے۔

اشکِ عشق افشردہ خونِ جگر
شورِ عشق ترقیدہ لختِ جگر

ذاتِ الٰہی کے عشق میں آنکھ سے نکلنے والے آنسوؤں نے گویا خون جگر بہایا ہے اور سوزِ عشق کے درد نے جگر کو پارہ پارہ کر ڈالا ہے۔

نزدِ غیرِ عاشقاں دیوانگی
نزدِ عاشق ایں بود فرزانگی

غیر عاشقوں کے نزدیک یہ بات (معرفت الٰہی) دیوانہ پن ہے۔ لیکن عاشق کے نزدیک یہ بڑی دانائی اور عقلمندی کی بات ہے۔

از درون چاک دلِ غمگینِ من
از بروں خاک دلِ رنگینِ من

اندرونی طور پر میرا غمزدہ دل ٹکڑے ٹکڑے ہے اور بیرونی طور پر میرا رنگین دل خاک آلودہ اور افسردہ ہے۔

رُوحتاً یا طبعتاً رمزے آموز
محوتاً یا صحوتاً حالے آموز

عشق الٰہی کے روحانی اور طبعی رموز سے واقفیت حاصل کر کے محویت اور بیداری کے حالات سے آگاہی پیدا کر۔

پس بکوئے دلبرے یک گام زن
گام زن، بے دام زن، بے نام زن

پھر محبوب کے کوچے کی طرف ایک قدم اُٹھا اور عزم کیساتھ، خالی ہاتھ اور عُجب و ریا کے بغیر اُٹھا۔

تا رھی تا ذاتِ ذاتت با فنا
از فنا فانی بقا بعد از بقا

تاکہ عاشق کا فنا ہونے کے بعد ذات الٰہی کے ساتھ ایک تعلق قائم ہو جائے اور فنا ہونے کے بعد اسے بقا حاصل ہو جائے۔

کرامات حرم

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

الحمد للہ و کفٰی والسّلام علٰی من اتّبع الھدیٰ

از کنارِ بیت تا خطِّ سیاہ
تابِ آفتابی ندارد جز سیاہ

بیت اللہ شریف کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے یعنی حجرِ اسود تک (فرش حرم کے) سیاہ پتھر کے علاوہ باقی فرش (سفید پتھر) پر سورج کی حدت و گرمی اثر انداز نہیں ہوتی۔

نوٹ:۔ نئے انتظامات کے تحت سعودی حکومت نے پورے حرم شریف میں سفید پتھر نصب کر دیا ہے۔

از تموزِ آفتاب ہست پاک تر
آب نا پاشیدہ و نمناک تر

سورج کی گرمی سے مقام حرم بہت پاک ہے۔ اگرچہ وہاں پانی کا چھڑکاؤ نہیں کیا گیا۔ پھر بھی وہ مقام بہت زیادہ نمناک ہے

آں سیاہ مرمر و ہم باقی حرم
از تموز آفتاب است و گرم

حرم پاک کا سیاہ سنگ مرمر اور حرم کا باقی حصہ شدت گرما سے حرارت پذیر ہو کر آفتاب بنا ہوا ہے

نیست احساسِ حرارت در دوید
نیست انفاسِ تموزت درمزید

لیکن وہاں چلنے پھرنے میں قطعًا گرمی اور حرارت کا احساس نہیں ہوتا اور گرمی کی شدت میں مزید اضافہ نہیں ہوتا۔

توکل وقت روانگی جہاز

سفینۂ دلِ مُضطر بہ بحرِ عشق افگندم
امیدِ وصل و بیمِ غرق بسم اللہ مجریہا

میں نے اپنے بے قرار دل کی کشتی کو عشق کے سمندر میں ڈال دیا ہے اور وصل کی امید اور غرق ہونے کے خوف میں بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖیھَا پڑھ رہا ہوں۔

درود شریف بر روضۂ اقدس

الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا لطفِ خدا
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا رحیمِ خدا

اے لطفِ الٰہی اور رحمِ خداوندی آپؐ پر درود و سلام ہو۔

الصّلوٰۃ والسّلام از ما واز خویشانِ ما
بر رُخِ پاکِ محمدؐ مصطفٰے ایمانِ ما

محمد مصطفٰےؐ کے روئے مبارک پر درود و سلام بھیجنا ہمارا اور ہمارے اعزہ و اقارب کا ایمان ہے۔

الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا نورِ ھدیٰ
رحمۃٌ للعالمین یا مصطفٰے یا مجتبٰے

اے ہدایت کے نور، یا رحمۃ للعالمین، یا مصطفٰے یا مجتبٰے آپ پر درود و سلام ہو۔

از ہمہ خویشانِ تو بادا سلام برجانِ تو
السّلام از عاشقانِ ذاتِ تو خیرالوریٰ

آپ کے سب اپنوں کی طرف سے آپ پر سلام ہو اور اے خیرالوریٰ آپ کے عاشقوں کا بھی آپ پر سلام ہو۔

از حکیم قرشی سلام باد بر خیر الانام
الصّلوٰۃُ والسّلام علیک یا روح الحیاء

حکیم قرشی کا حضور خیر الانامؐ پر سلام ہو۔ اے روح الحیاء آپ پر درود و سلام ہو۔

از احمد اللہ خاں سلام باد بر خیر الانام
الصّلوٰۃُ والسّلام علیک یا نور العلیٰ

حضور خیر الانام پر احمد اللہ خاں کا سلام ہو یا نور العلیٰ آپ پر درود و سلام ہو۔

خاص و عام در انتظار جاں بلب بہر دیدار
الصّلوٰۃُ والسّلام علیک یا بدر الدجیٰ

(اے حضور) خاص و عام آپ کے دیدار کے انتظار میں جاں بلب ہیں یا بدرالدجیٰ آپ پر درود و سلام ہو۔

رحمۃٌ للعالمین، نزلۃٌ للعالمین
الصّلوٰۃُ والسّلام علیک یا صدر العلیٰ

یا رحمۃ للعالمین، نزلۃ للعالمین اور یا صدر العلےٰ آپ پر درود و سلام ہو۔

بر در و دیوار تو، بر گل و گلزار تو
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا سردار ما

اے ہمارے سردار آپؐ کے در و دیوار، آپ کے گل و گلزار اور آپؐ پر درود و سلام ہو۔

شرمسارم بر درت، خوار و زارم بر درت
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا کہف الوریٰ

یا کہف الوریٰ میں آپ کے در پر شرمندہ اور ذلیل و خوار (کھڑا ہوں) آپ پر درود و سلام ہو۔

غیر ذاتِ تو مرا نیست ملجا و پناہ!
الصّلوٰۃ والسّلام علیک تا یوم الجزیٰ

یا حضرتؐ آپ کے سوا میرا کوئی ملجا و ماویٰ نہیں آپ پر قیامت تک درود و سلام ہو۔

السّلام از مصطفیٰ یعنی غلامِ مصطفیٰ
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا نبی المجتبیٰ

مصطفیٰ یعنی غلام مصطفیٰ کا بھی سلام ہو اور یا نبی المجتبیٰ آپ پر درود و سلام ہو۔

از خدا ایں بندہ را، مغفرت شرمندہ را
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا رکن الھدیٰ

یا رکن الھدیٰ آپ پر درود و سلام ہو، اللہ تعالےٰ مجھ شرمسار بندہ (غلام ربانیؒ) کی مغفرت فرمائے۔

از محبت یک شرر، اندر دلم کن نظر
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا نورالعلےٰ

یا نورُالعلےٰ آپ پر درود و سلام ہو میرے دل پر نظر فرما کر محبت کی ایک چنگاری عنایت فرمائیں۔

جان بلب از فضلِ تو، آرزوئے وصلِ تو
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا شمس الضحیٰ!

یا شمس الضحیٰ آپ پر درود و سلام ہو، (میں) جاں بلب ہوں اور آپؐ کے فضل سے آپ کے وصل کی آرزو رکھتا ہوں۔

از عیال و آلِ من از پرواز بالِ من
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا ختم النبا

اے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم میرے اہل و عیال اور میرے جسم کے ہر حصہ کی طرف سے آپ پر درود و سلام ہو۔

الصّلوٰۃ والسّلامُ علیک از عبد العزیز
فاطمہ در مشربِ خاتونِ جنّتؓ عالیا

یارسول اللہ صلعم عبد العزیز کا بھی آپ پر درود و سلام ہو اور فاطمہ کا بھی جو خاتونِ جنّتؓ کے مشرب پر ہے۔

السّلام از عارفہ السّلام از نائرہ
ناصرہ از زاہدہ سلمہا شمیلہ باٹیا

عارفہ، نائرہ، ناصرہ، زاہدہ، شمیلہ باٹیا (سلمہن کا) آپ کو سلام ہو۔

از حاجی سلمان از شفیع حاجی سلام
بر رُخِ زیبائے تو یا نورِ عرشِ کبریا

اَے عرشِ الٰہی کے نُور حاجی سلمان اور حاجی شفیع کا سلام ہو۔

مغفرت از بہرِ من از خدا از بہرِ من
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا غمخوارِ ما

اے ہمارے غمخوارؐ آپؐ پر درود و سلام ہو، خدا سے میری مغفرت کی سفارش فرمائیں)

در درونِ دل مقام، از محبت کن نظام
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا دلدارِ ما

اے ہمارے محبوبؐ آپؐ پر درود و سلام ہو (میرے) دل میں محبت کا نظام قائم فرمائیں (یعنی محبت کا جذبہ پیدا فرمادیں)

بر صدیقؓ اکبر سلام، بر رفیقؓ اکبر سلام
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا حمدِ خدا

اے خدا کے حمد گو آپؐ پر درود و سلام ہو، آپؐ کے عظیم ساتھی حضرت ابوبکر صدیقؓ پر بھی سلام ہو۔

السّلام بر عمرؓ باد با دردِ جگر!
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا حلمِ خدا

یا حلمِ خدا آپ پر درود و سلام ہو اور حضرت عمر فاروقؓ پر دردمندی کے ساتھ سلام ہو۔

از علی گوہر سلام، از بقا گوہر سلام!
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا عبدِ ہدیٰ

اے بندۂ ہدایت آپ پر درود و سلام ہو علی گوہر اور بقا گوہر کا بھی آپ کو سلام ہو۔

از ملک مومن سلام باد بر خیر الانام
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا نورِ دنیٰ

یا نورِ دنیٰ آپ پر درود وسلام ہو ملک مومن کا بھی آپ کو سلام ہو۔

باد بر عثمانؓ سلام بر علی حیدرؓ سلام
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا محبوبِ خدا

یا محبوبِ خداؐ آپ پر درود وسلام ہو حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ پر بھی سلام ہو۔

ہم بہ خاتونِ جنّت السّلام و رحمت
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا رشدِ ہدیٰ

یا رُشدِ ھدیٰ آپ پر درود وسلام ہو اور خاتونِ جنّت پر اُن کے لئے دعاءِ رحمت کے ساتھ سلام ہو۔

بر امامینؓ السّلام، بر ھمامینؓ السّلام
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا رمزِ ہدیٰ

یا رمزِ ھدیٰ آپ پر درود وسلام ہو اور دونوں امام، دونوں بہادر سرداروں (حضرت امام حسینؓ اور حضرت امام حسنؓ) پر سلام ہو۔

بر مادراں جملہ سلام بر عائشہؓ باد السّلام
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا ابرِ سخا

یا ابرِ سخا آپؐ پر درود وسلام ہو اور تمام اُمہات المومنین خصوصًا حضرت عائشہ صدیقہؓ پر سلام ہو۔

کے رستم در نائے تو، تا بہ بوسم پائے تو
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا اہوائے ما

اے ہماری تمنا (رسول پاکؐ) آپ پر درود وسلام ہو، میں آپؐ کی قدمبوسی کے لیے آپؐ کے پاس کب پہنچوں گا۔

برجملہ اصحاب تبار السّلام بار بار
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا قلبُ الصفا

اے مصفّٰے دل والے آپؐ پر درود وسلام ہو اور تمام اصحاب کبار پر بار بار سلام ہو۔

ایں غلام کمترین از فیضِ خود کن برتریں
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا فضل و عطا

یا صاحبِ فضل و عطا آپؐ پر درود وسلام ہو مجھ کمترین غلام (غلام ربانیؔ) کو اپنے فیض سے برتری عطا فرما۔

در دلم غوغائے تو در جگر سودائے تو!
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا عِلمِ دعا

یا علمِ دعا آپ پر درود وسلام ہو میرے دل میں آپؐ ہی کی محبّت کا شور و غوغا ہے اور جگر میں آپ ہی کا سودا ہے۔

الصّلوٰۃ والسّلام یا حبیبِ کبریا
یا حبیبِ کبریا، یا نجیبِ کبریا

یا حبیبِ کبریا یا نجیبِ کبریا آپؐ پر درود وسلام ہو۔

شاہسوارم بر سمندر، تیز گامم بر سمندر
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا بحرِ عطا

یا بحرِ عطا آپؐ پر درود و سلام ہو میں سمندر پر ایک شاہسوار کی مانند تیزی سے رواں ہوں۔

الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا شافِعِ اُمَم
یا شفیعُ المذنبیں یا کارسازِ بے نوا

یا شافِعِ اُمَم یا شفیع المذنبیں اور بے نواؤں کے کارساز آپ پر درود و سلام ہو۔

یا علاجِ دردمنداں، دستگیرِ بےکساں!
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا مَاوَدَّعک

اے دردمندوں کے معالج، اے بیکسوں کے دستگیر اور اے مَاوَدَّعَکَ (تجھے نہیں چھوڑا) کے مخاطب آپ پر درود و سلام ہو۔

اَنتَ محبوبِ خدا، اَنتَ مطلوبِ خُدا
الصلوٰۃ والسلام علیکَ شانِ مَاقلاَ

یا صاحبِ شانِ مَاقَلاَ آپ خدا کے محبوب اور مطلوب ہیں، آپ پر درود و سلام ہو۔

از ذاکرین و ذاکرات الصّلوٰۃ والسّلام
الصلوٰۃ والسلام علیک تا یوم البقا

(یا نبی اللہ) آپ پر یوم قیامت تک درود و سلام ہو۔ ذکر کرنے والے مردوں اور ذکر کرنے والی عورتوں کا بھی آپ پر درود و سلام ہو۔

از محمد لائق سلام از فضل واحدہم سلام
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا نجم الھدیٰ

یا نجم الھدیٰ آپؐ پر درود و سلام ہو اور محمد لائق اور فضل واحد کا بھی سلام ہو۔

از سلیماں السّلام ہم از اسحاق السّلام!
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا خیر الوریٰ

یا خیر الوریٰ آپ پر درود و سلام ہو اور سلیمان اور اسحاق کا بھی سلام ہو۔

فخر بر تو آخرت، رونقِ باغِ جنّت!
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا رضائے تو عطا

اے اپنی رضا عطا کرنے والے آپ پر درود و سلام ہو۔ (اے حضور) آپ پر آخرت کو فخر ہے اور آپ باغ جنت کی رونق ہیں۔

یا مظہرِ علمِ ازل یا مشہدِ جُود و فضل!
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا فیضِ ھدیٰ

اے ہدایت کے رہنما آپ پر درود و سلام ہو، آپ علم ازل کے مظہر ہیں اور سخاوت و فضیلت کی شہادت گاہ ہیں۔

در حجابم در نواحی در نقابم در کراچی!
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا ھادِ الھدیٰ!

اے ہدایت کے رہنما آپ پہ درود و سلام ہو میں کراچی اور اس کے گرد و نواح کے علاقہ میں حجاب میں تھا۔

سر نگونم از خجالت شرمسارم از ندامت
عفو کن از من غلام جملہ خطائے مَاجَرَا

(اے خدا) میں شرمندگی اور ندامت سے سر جھکائے ہوئے ہوں، تمام خطائیں جو مجھ غلام (غلام ربانیؒ) سے سرزد ہوئی ہیں معاف فرما۔

دعوت بسوئے مدینہ (از غلام)

(غلام کی مدینہ منورہ کی طرف دعوت)

سگِ گرگیں را دعوت دِہد شاہِ شاہاںؐ امروز
زخوانِ نعمتِ عظمٰی فگندہ استخواں سوئے غلام

(میرے آقا) جو سب بادشاہوں کے بادشاہ (ہیں) آج (مجھ) سگِ گرگیں کی دعوت فرماتے ہیں، گویا آپ نے تو اپنے عظیم خوان نعمت سے ہڈی غلام (غلام ربانیؒ) کی طرف پھینک دی ہے۔

واردات سمندریہ

امر کی دو طرفیں ہیں ایک طرف کا تعلق "آمر" سے ہے اور دوسری طرف کا تعلق "مامور" سے ہے "آمر" اور "مامور" کے درمیان کارکن "کُن" کا لفظ ہے۔ "کُن" کا حصہ "نون" سمندر کا حصہ ہے اور "کُن" کا حصہ "کاف" خشکی کا بڑی حصہ ہے اور چھیٹوں طرفوں سے دائرۂ "نون" کو گھیرے ہوئے ہے۔ "نون کا نقطہ زمین اور آسمان کی تمام موجود چیزوں کی مانند ہے اور دنیاوی علم کے مطابق وہ علوی علم کے لحاظ سے عظمتِ عرش کو ظاہر کرتا ہے اور علمِ سفلی کے لحاظ سے سمندر کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے اور میں نے دیکھا کہ اگر ہزار پہاڑ بھی ہوں تو سمندر سب کو غرق کر سکتا ہے۔ لیکن سمندری مرغابی سمندر پر غالب ہے۔ کیونکہ سمندر اس کے بازو کو گیلا نہیں کر سکتا۔ اللہ اپنے حکم پر غالب ہے۔

یک پرِ مُرغ اے سمندر غالب است
زیرِ پایش موج تو نا غالب است

اے سمندر پرندے کا ایک پر تجھ پر غالب ہے اس کے نیچے سے تیری موج اس پر غالب نہیں آتی۔

عرشِ اعلےٰ زیرِ پائے عارف است
آں بہ صورت ایں بہ سیرت غالب است

عرشِ اعلیٰ عارف باللہ کے قدم کے نیچے ہے وہ (پرندے کا پر) صورتاً (یعنی ظاہر میں) اور یہ (عارف) سیرتاً (یعنی باطن میں) غالب ہے۔

مور غالب گشتہ بر پیلاں بود
پشہ غالب گشتہ نمرداں بود

چیونٹی ہاتھیوں پر غالب آئی اور مچھر نمرودوں پر غالب آیا۔

عشق غالب بر ہمہ اسبابہا است
عشق جالب بر ہمہ آننا یہا است

عشق تمام اسباب پر غالب ہے اور حاصل کنندہ کا عشق ہر طرف غالب ہے۔

عزمِ عاشق تیز تر از خنجر است
زیرِ پایش برق و تارِ انور است

عاشق کا عزم خنجر سے بھی زیادہ تیز ہے۔ گویا اس کے پاؤں کے نیچے بجلی اور روشن تار ہے۔

گامِ عاشق تا بہ روئے دلبر است
کامِ عاشق تا بہ بامِ دلبر است

عاشق کا قدم تو رُخِ محبوب کے لئے (اُٹھتا) ہے اور عاشق کا کام (اس کے پاس) بام پر پہنچنا ہے۔

عشق واصل گشتہ مطلوبِ خود
عشق حاصل کردہ محبوبِ خود

عشق اپنے مطلوب سے جا ملتا ہے اور اپنے محبوب کو حاصل کر لیتا ہے۔

عشقِ صادق واصلِ صادق بود
فسقِ فاسق فاصلِ صادق بود

سچے (عاشق) کا عشق محبوبِ صادق سے ملا دیتا ہے (لیکن) فاسق کا گناہ اسے محبوب صادق سے الگ کر دیتا ہے۔

گر ترا کار است عشق و عاشقی
از غلام آموز علمِ عاشقی

اگر تجھے عشق و محبت کا شوق ہے تو غلام (غلام ربانیؒ) سے عشق و محبت کا علم سیکھ۔

مرکزِ ایں علم شاہِ سید پورؒ
در غبارِ پائے او یابی ضرور

اس علم کا مرکز شاہ سید پور (حضرت سید شمس الدینؒ) ہیں، ان کی خاکِ پا میں (میرے پاس) تجھے یہ علم ضرور حاصل ہو جائے گا۔

از حضرت تھانویؒ

ہر چہ بینم در جہاں غیر تو نیست
یا توئی یا خوئے تو یا بوئے تو

جو کچھ بھی میں دنیا میں دیکھتا ہوں وہ تیرے سوا کچھ نہیں ہے یا تو ہے
یا تیری صفات ہیں یا تیری خوشبو ہے۔

بندرگاہِ عدن

خیمہ خیمہ قبہ قبہ در عدن
سربلند از عشقِ کوہِ ارجمند

عدن کا ہر ایک خیمہ اور ہر ایک گنبد باوقار پہاڑ عشق کی بدولت سربلند ہے۔

راقبِ دلبر فراز آوردہ سر
مائلش سوئے مدینہ سربسر

محبوب کا مراقبہ کرنے والے نے سر اٹھایا ہے اور مدینہ کی طرف متوجہ ہوا ہے۔

سنگ و کنکر است لعلش رنگِ او
چوں دلِ رنگیں زِ خونش رنگِ او

اس کے پتھر اور کنکر کا رنگ لعل جیسا ہے اور اس کا اپنا رنگ خون
سے رنگین دل جیسا ہے۔

خارہ خارہ پارہ پارہ ریز ریز
عشق کردہ درمیان او تمیز

عشقِ حقیقی نے سنگ و کنکر کو پارہ پارہ کرکے ان کے درمیان تمیز پیدا کردی۔

بر رُخِ تاباں جہاں آمد دلیل!
زیرِ پاہایش رودِ نیل است چوں سبیل!

اس کے منوّر چہرے پر زندگی کی لہر ہے اور اس کے قدموں کے نیچے دریائے نیل جاری و ساری ہے۔

آتشے افگندہ در جانِ غلام
سوخت سامانِ سکونش والسلام

مجھ غلام (غلام ربانیؒ) کی جان میں (اس نے) آگ بھردی ہے اور میرے سکون کے سامان کو جلا ڈالا ہے۔

محفلِ پژمردہ ہم چوں مُردگاں
محفلِ دل زندہ ہم چوں زندگاں

(افسردہ) اور مرجھائے ہوئے لوگوں کی محفل مُردوں کی طرح ہے اور زندہ دل لوگوں کی محفل زندوں کی طرح ہے۔

عشق گوید نعرہ زن گر عاشقی
عقل گوید سر بدہ گر صادقی

عشق کہتا ہے کہ اگر تو عاشق ہے تو نعرہ (بلند کر) عقل کہتی ہے کہ اگر تو سچا ہے تو سر کی بازی لگادے۔

عقل گوید صبر نزدیک آمدی
عشق بالا از مقام آمدی

عقل کہتی ہے کہ تو صبر کے قریب پہنچ گیا ہے۔ اور عشق اس (صبر کے)
مقام سے بالا ہے۔

زیرِ پائے عشق زورِ رودِ نیل
زیرِ پائے عشق شورِ رودِ نیل

پائے عشق کے نیچے سے دریائے نیل بڑے زور شور سے
بہتا ہے۔

عشقِ بالا بر عَلَم بالا رود
عشقِ مولا از رفیق اعلیٰ رود

عالمِ عُلوی کا عشق عالمِ سفلی (کائنات و ما فیہا) کے عشق سے
بلند و بالا ہے اور ذاتِ باری کا عشق ملائکہ مقربین کی صفوں میں شامل کر دیتا ہے۔
(یعنی عشق بالا محدود اور عشق مولا لامحدود ہے)

مقاماتِ زیارت در مدینہ منورہ

زیارت مسجد حضرت عمر بن الخطابؓ

زیارت مسجد حضرت علیؓ

زیارت مسجد حضرت ابو بکر صدیقؓ

زیارت مسجد حضرت عثمانؓ

زیارت مسجد حضرت فاطمۃ الزہراءؓ

زیارت مسجد غمامہ

زیارت مسجد قبا شریف

زیارت مسجد جمعہ نزد قبا

زیارت مسجد سلمان فارسیؓ

زیارت مسجد شمس

زیارت مسجد قبلتین

زیارت مسجد عمرؓ، مسجد علیؓ، مسجد ابو بکرؓ
مسجد سلمان فارسیؓ، مسجد سعد بن معاذؓ، مسجد فتح } (مساجدِ خمسہ)

زیارت مسجد نور (مدینہ طیبہ کی ایک مضافاتی بستی میں واقع ہے)

زیارت محراب حرم شریف مسجد نبویؐ مدینہ

زیارت منبر شریف حرم مسجد نبویؐ

زیارت مقام صفّہ (مقام حصولِ علم از رسول اللہ)

زیارت ریاض الجنّۃ

زیارت باغات مدینہ طیبہ

زیارت باغ کھجور حضرت سلمان فارسیؓ

زیارت درخت ہائے خرما جنوبی و شمالی (ہر دو درخت کھجور حضورؐ نے اپنے دست مبارک سے لگائے تھے)

زیارت مقام جبرائیلؑ (یعنی مقام نزولِ وحی)

زیارت باب جبرائیلؑ

زیارت باب عمر

زیارت بابؐ النساء

زیارت باب عزیزیہ

زیارت باب عثمانؓ بن عفان

زیارت باب مجیدی (عبدالمجید)

زیارت باب عمرؓ بن الخطاب

زیارت باب السعود

زیارت باب رحمت

زیارت بابُ الصدّیقؓ

زیارت بابُ السلام

زیارت ستونِ حنّانہ نزد منبر شریف۔

زیارت ستونِ عائشہؓ

زیارت ستونِ ابی لبابہؓ

زیارت ستونِ حرس

زیارت ستونِ وفود

زیارت ستونِ سریر

زیارت قرآن شریف

زیارت تراب یعنی خاکِ شفا

زیارت بئرِ قبا یعنی چاہِ قبا

زیارت بئرِ عثمانؓ

زیارت حجرۂ حضرتِ فاطمۃ الزہراؓ

زیارتِ قبر حضرت ابو سعید خدریؓ

زیارت مقامِ ایوب انصاریؓ

زیارت مقامِ مہاجرین

دیدار اس کنوئیں کا جس سے بعد وفات رسول اللہ کا غسل ہؤا اور جو اب خشک ہے۔

زیارت آں کوچہ جس سے رسول اللہ جنت البقیع تشریف لے جاتے تھے۔

زیارت مقام تہجد آنحضرتؐ

زیارت جنت البقیع رضوان اللہ عنہم

زیارتِ قبر حضرت ابراہیم (فرزند حضرت رسول کریم) صلی اللہ علیہ وسلم

زیارت مقابرِ عمّاتِ رسول اللہ (یعنی زوجات عمّ رسول اللہ)
زیارت روضۂ اقدس رسول اللہ و جنگلاتِ روضہ شریف
زیارت قبرِ حضرت عبداللہ صاحب والد ماجد رسول اللہ ○ زیارت قبرِ امیر حمزہ رضی
زیارت روضۂ اطہر رسول اللہ ○ زیارت روضۂ حضرت ابابکر صدیق رضی ○ زیارت نخلستانِ بدر
زیارت روضۂ حضرت عمرؓ بن الخطاب ○ زیارت اُحد و میدانِ اُحد و کوہِ اُحد
زیارت غارِ سجدہ در دامنِ کوہِ اُحد ○ زیارت دو زنِ ابابکر صدیق رضی ○ زیارت مسجد العریش
زیارتِ مقامِ شہداءِ بدر ○ زیارت نہرِ بدر (چشمۂ بدر) ○ نماز در مسجدِ بدر برلب سڑک۔

در مسجدِ خیف گفتہ شدہ اشراق آخر

راقب اللہ از مقامِ عاشقی
فارغب اللہ از مقامِ عاشقی

عاشقی کے مقام سے اللہ کا مراقبہ کر اور اپنے اندر اللہ کی رغبت پیدا کر۔

عشق غالب بر زمین و بر سماء
عشق غالب بر فلاح و ہر بلاء

عشق زمین اور آسمان پر اور ہر بھلائی اور مصیبت پر غالب ہے

عشق شرطِ بندگی و زندگی
عشق شرطِ مُردگی و زندگی

عشق بندگی، زندگی اور مردگی کی شرط ہے۔

نقطۂ بیدار قوّت در بدان
شعلۂ اخلاص ناشر در بدن

عشق نقطۂ بیدار ہے جو بدن میں ایک طاقت کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ شعلۂ اخلاص ہے جو بدن کو روشن کرنے والا ہے۔

مقاماتِ مقدّسہ مع حقائق

نوٹ:۔ حج مبارک ۱۹۶۹ء سے واپسی پر حضرت مولانا غلام ربانی مدظلہٗ کی ذاتی خواہش تھی کہ آپ تمام مقاماتِ مقدسہ پر نظم یا نثر کی صورت میں ہر مقام مقدسہ کی باطنی اور ظاہری حقیقت پر چند حقائق تحریر فرمائیں گے لیکن خرابیٔ صحت کے باعث ایسا نہ ہو سکا۔ بہر حال حضرت نے ہر مقام کے حقائق کو ایک مختصر سی صورت میں تحریر کیا جو ذیل میں درج ہیں:۔

۱۔ جدّہ شریف	مقامِ دعوتِ عشق صورتاً
۲۔ المکۃ المبارکہ	آدابِ حضوریٔ عشق۔ آدابِ عشق کی کمالیہ
۳۔ العرفات	مقامِ جلالت انتظاریہ حضور رحمیہ۔
	مقامِ جلالت کمالیہ حضوریہ۔ مقامِ جلالت رحمانیہ
۴۔ مزدلفہ	جمالتِ رحمیہ
۵۔ منیٰ شریف	تکمیل منّت و رحمت خداوندی بہ عبد
۶۔ رمیٔ جمار	تعمیل احکام الٰہیہ اور مقامِ مقبولیت دعا
۷۔ مسجد خیف	مقامِ وصالِ عشق و علاجِ تعلق غیر اللہ
۸۔ قیامِ منیٰ	ضیافت عبدیت از معبود
۹۔ صفا	مقامِ ابتداءِ طلبِ مطلوب
۱۰۔ مروہ	مقامِ انتہائے وجدانِ مطلوب

۱۱۔ سعی	مقامِ اخلاص در طلبِ مطلوب
۱۲۔ طواف	زیارتِ مقامِ فنا
۱۳۔ استلامِ حجرِ اسود	مقامِ بقا یا مطلوب
۱۴۔ زمزم	مقامِ سرور و تسکین و سکونِ قلب
۱۵۔ مقامِ ابراہیمؑ	مقامِ خلعتِ مشربِ خلیلیؑ
۱۶۔ حجرِ اسمٰعیلؑ	قربِ طرفی۔ عروجِ عمل و خلافِ نفس
۱۷۔ حجرہ اُمِّ ھانی	روحانیتِ مثال (عروج)
۱۸۔ بابُ السّلام	اذنِ استحضار
۱۹۔ مکہ مکرمہ	مرکزِ علمِ خلق (مثل معدہ)
۲۰۔ بیت اللہ شریف	قلب مظہر انوارِ ذاتیہ
۲۱۔ رکنِ یمانی	مقامِ تجلیاتِ جلالی وجمالی
۲۲۔ حجرِ اسود	مقامِ قربِ کبریا
۲۳۔ ملتزم	مقامِ قربِ توحیدی
۲۴۔ حطیم شریف	مقامِ عبدیت۔ مقامِ سیرِ آفاقی
۲۵۔ میزابِ رحمت	ربوبیتِ نازلہ
۲۶۔ نہرِ زبیدہ	آبِ حیاتِ مکہ شریف
۲۷۔ منحرِ منیٰ شریف	مقامِ کبریائی و عظمتِ خداوندی